







[illegible]

فراغت می شود

اور اسی کا کام کر نقیب ہے کہ اسہ تعاضے کے چرکا فی اور بکار اس سلسلے میں اسقدر کثرت سے زور دے کہ اسے دیکھ کر عثمان لوگوں کی کہیں کہیں کھلتیں بھی، ایک عادیہ اور بڑی کھنڈیں کی تکان دینے کے نشانہ کو تو کھنڈیں جب انکی کھنڈیں ٹھنڈی ہوا جارہی تو نشانہات بھی مسند پر جا دوں گے اور نشانہات میں جھنڈا گرمی زیادہ جوتی ہے اسقدر بارش زور دے کہ وہی کو خدشات میں ملنے برف کا نغمہ د کہلا دیتے کیا کیا کچھ کیا ہے ہمارے تالیفیں اس کے چوڑے زمین کو گرماں کو گھونٹ کسی بات سے قافہ ٹاٹھا یا ہینڈن ان لوگوں کو خیال غما کو صدمہ کے سر کر دے یا کرتا ہے، ہمیں بھی میرا سال لگے کہ اگر کوئی آجک انکی ہمیں دنیا استقامت کا سانا باقی ہے اور تو کوئی کس فی نہیں۔ ایک مخالفت نے ایک دفعہ مجھے خود کہا کہ انکی مخالفت میں لوگوں کی کئی کئی نیکیوں کی مرگیا کہ کتاب میں نہیں تاکہ اب وجود اس مخالفت کے ہر ہر ت میں کیا اب ہی ہوتے جاتے ہیں یہ تائید کیلئے ہوتی ہے۔ ایمان کی تائید بھی ہی ہے کہ خدا کی نصرت کو، نشانہ ہوتے دیکھے تے کہ کہیں کھلی ہیں جیسا انسان مجھ لیتا ہے کہ کج ہی تو تعجب ہر سر کو سچا ہوا دے جاتا ہے جبکہ خدا کی نصیر چکر ہی ہر نہیں ہر اس وقت تک تو نہ یہ یہ ہے کہ اس طرح کی کار نظر فی ہر توسیند کی غلطی اسے دے جاتی ہیں۔ کتنی خوشی اسے ہر اس کی اس معلوم ہر اس کے اس وقت اسے اس کا کرکٹ کرنے کا دیا خدا کے

کہنہ والا بچہ گاہ کی کثرت و غیزہ کا خیال کر کے دعا سے ہرگز ناگزیر نہ تھا۔  
 عمارت پر تپے آخر دعا دوائے دیکھ لیا کہ گناہ سے کیسا پرانے گناہ۔  
 لوگ محاسن میں دیکھو دعا کی قبولیت سے مایوس رہتے ہیں اور تو کہیں  
 نہ جمع نہیں کیا غرض (ایسا) اور انکی تاثیرت سے منکر ہو جاتے ہیں۔  
 نوید کا حقیقہ ہے (جو اب بیان ہوئی) اور یہیت کی حرکتوں سے تو  
 یہ ہے کہ انسان نہایت پر احوال ہے جب وہ بہت کرتا اور ایک  
 فقر پر ہے اور تھکے وہ تبدیلی کشی جو توجہ سے دین میں پہنچا  
 رعایت بدیہاتی ہے اسیر سے اس پیوند سے بھی اس میں وہ  
 میں اور اتوار گئے ہیں (جو اس تبدیلی یافتہ انسان میں ہلچل  
 رہے) نہ ہو کہ اسے کچھ تعلق ہو خشک شاخ کی طرح ہو اُنکی شان ہر کر  
 نہ ہو کہ اس میں تبدیلی نہ ہو اُنسی قدر فائدہ ہو کہ جو بہت سے  
 نہ نہیں دینی ایسی ہیستے ہے، ہرنا شکل ہوتا ہے اس میں  
 کا جب یہ جو کہ کوئی کر کے بالکل محبت اور اخلاص کے ساتھ  
 تقدیر و دعا سے متعلق نہ ہو کہ کوئی کر کے بالکل محبت اور اخلاص کے ساتھ  
 نہ ہو کہ اس میں تبدیلی نہ ہو اُنسی قدر فائدہ ہو کہ جو بہت سے  
 نہ نہیں دینی ایسی ہیستے ہے، ہرنا شکل ہوتا ہے اس میں  
 کا جب یہ جو کہ کوئی کر کے بالکل محبت اور اخلاص کے ساتھ  
 تقدیر و دعا سے متعلق نہ ہو کہ کوئی کر کے بالکل محبت اور اخلاص کے ساتھ

گہنائے چلتے تھے۔ یہ عادت اُن کے اولاد اسی دور کو متعلق ہے جس کو  
دور مہتمم میں، اور ضعیف اور کمزور دہریے میں بوقت خیال کے میں کر کے  
ابنیں کے لیے ہے تاکہ بے نہیں غم و غلبہ کر کے ایک بہتر دنیا میں جو کہ  
اور بے پرواہی میں خود کی بہترین گتوں میں چاہتا ہے کہ وہ اس کے  
لوگوں کو اس طاعون کی خبر میں وہ جو کہ بہتر ہے، اور ہندوستان کے  
کہ یہ ایک ہی مرض جو کہ علاج ہو سکتا ہے اب اُن کو ان کے  
کر میں آخر میں نے کہہ دیا کہ یہاں تک بہرہ و اہل خود کو نہ  
کیا۔ تو کیا ہے؟

ماہرین کا کہنا ہے کہ یہ عادت صریح رنگ کی عادت ہے اور میں نے  
اُس میں بہتر نہیں کی کہ اس کے پیچھے ہو کر کسی کے تیر میں  
سویا اور مگر ہندوستان کے بعض مقامات میں ایسا ہی ہو کر رہا ہے  
تو ہندوستان میں یہی ہو گا۔ اس کے باعث طعن ہے۔ یہ لوگ ہندوستان میں  
پتہ کیلئے جو ان کے ہوا میں ہے، یہ ایک بہتر چیز میں ہے کہ ان کے  
سنگ و اہل کی جاتی ہے کہ وہ تیرے ہیں۔ شیخ زمرہ نے جو کہ  
ایسی ہی عادت ہے کہ میں نے طاعون کیوں نہیں ہوئی فرما کر ان میں  
کہا کہ وہ لوگ خود خدا طلب کر کے تیرے ہیں کہ وہ لوگ میں  
جو کہ طاعون میں آئے ہیں، وہ میں نے طاعون میں

کھو تو سب کچھ ہو جا دیا جو یہی خطوط سے چھپتے یاد کرتے رہا کہ وہ دم دعا کریں گے۔ پھر نماز عشا ہوئی اور بعد اس کے نماز حضرت اندیس دولت علیہ السلام تشریف لے گئے۔ علیہ الصلوٰۃ والسلام





۲۵ نومبر ۱۹۰۲ بروز شنبہ

**مغرب و عشا** بعد اذان کے نماز مغرب کو گون کا مستحب ہے کہ وہ  
پروانہ دار ایک دوسرے پر گرتے ہیں اور ہر ایک کی کوشش ہوتی ہے کہ ایک  
قدم آگے ہو جائوں تاکہ دوسرے کے چھکات چھکات نکلنے پہن آج  
الغافلان تک پہنچیں اس حساب سے بیٹھنے کی کوشش دیکھ کر ہر ایک آپس  
میں مل کر بڑبڑاؤ جس قدر تم آپس میں محبت کرو گے  
اسی قدر اللہ تعالیٰ تم سے محبت کرے گا  
مغویں زیر قلم کیلئے کی نسبت دیکھئے استفادہ فرمایا کہ روین می رتخا نا میں  
نے دیکھنا چاہا تھا کہ کہہ سکتا ہوں کہ ہمیں اگرچہ یہ حرفی کیلئے کہ بعد  
سورہ حکر اکیلا اور میں گرتے کے حرفتہ گیاہ

مصر کے اخبار اللہ کو کہے۔ نشتی لوح کی کسی آیت پر اعتراض کیا نہا  
کیونکہ قرآن کو کتبیں سمجھتے اور انکو پتہ نہیں ہے کہ فاس دا والا اور  
دوا حدیث میں ہے۔ اس پر ایمان نہیں ملانے آئے فدا کو اس نے  
ہلکے مطلب کو نہیں سمجھا اور پہلی آیت کو یکہ کہہ کر مرنا چاہے اندرونی مضمر  
کی وجہ سے ایک شانوار مذاق پر مصروف کیا شروع کیا جام دوا کو اس سے  
کہ اٹھا کرتے ہیں ہم تو قابل ہیں کہ اللہ تعالیٰ نے ہر ایک شیخ میں  
بعض فوائد رکھے ہیں جو کہ اللہ تعالیٰ ان کے شوق میں نازل فرما رہا  
یہاں ہے کہ اس کا تحقیق علاج ہے اور ہمارا اس میں بطور نشان کیا گیا  
تو ہم نشان کو کیسے شبہ کریں جیہ اللہ تعالیٰ کوئی نشان دیوہ کو اس  
کی بے قدری کرنا مرصعیت ہی نہیں بلکہ فقر تکسبت پیچھا  
دیتا ہے ہر مرتبہ از وجود آخر ہے ہمارا مرقعہ ہر گاہی کئی نذوق  
خط مراتب کا لحاظ ان لوگوں کے دہم گمان کی نہیں ہونا یا ایا اوطاف  
ہے یا فقر فطری اسی لئے سجدہ کی ناکامی ہے۔ خیر اس کے مخالفین  
بھی دیکھ لیں کہ عمدہ موت مل گیا ہے ہر کے ایک ایک نشان میں مختصر لفظ  
مادی اور لائل لکھ دے راویں معلوم ہوتا ہے کہ اللہ تعالیٰ اس پر کیا  
مردنہا ہے اس مختصر صلح کے وقت میں جب تبلیغ کا کوئی عمدہ فیصلہ نہا  
نوا دے اللہ تعالیٰ اسی طرح دشمنوں کا ہاتھوں سے تبلیغ کرنا تھا کوئی  
نارو اتنا تو شعور کرنا لوگ برے سے برے پیراؤں میں آپ کا ذکر کرتے  
سید رحیم ادبی کے الفاظ سے اپنی طرف مچھی ملی آئیزہ میں سے  
فت اللہ ہے +

مذہب حفاظت | ابوالحسن طاعون کا ذکر کرنا فرمایا کہ میری بہت  
بڑی ہے جو بہت کم پہن تباہ ہو جاوے اگھر رحم ہے اس شخص پر  
میں کی حالت میں اسی طرح ڈرتا ہے جس طرح کسی پر عیبیت دار و مونی  
نورودہ در سر اس کے دشت خدا کو نہیں پہلانا خدا سے مہینے کے وقت  
میں نہیں پہلانا اور جو اس کے زمانے کو عشق میں بسر کرتا ہے اور عیبیت  
وقت دماغ میں کرے لگاتار اس کی دماغ میں بھی تول نہیں نہیں  
ب غلاب الہی کا نزول ہوتا ہے تو نور کا دروازہ بند ہو جاتا ہے پس کیا  
معبود ہے جو غلاب الہی کے نزول کو پیشتر دماغ میں مصروف رہتا ہو  
نات و تباہ اور اگر الہی کا نظم اور خلق اللہ پر شگفت کرتا ہے یا بھال  
جو اور اگر بھال تباہ ہے میں جو سواد کے نشان میں درخت اپنے پہل  
کا بھی جاتا ہے اس طرح معبود ارشدی کی شناخت بھی آسان ہوتی ہے

گمراہوں کوئی مہارت نہ تھی اس کی تکلیف کی فکر حضرت اقدس جلیل شریف  
 اندر نہ گئے اور وہ دیکر آئے تو آئے ہی فرمایا کہ اس میں انسانیت  
 چون چون اپنے ایمان کو کامل کرنا ہے اور یقین میں پکا ہوتا  
 جاتا ہے تو ان لوگوں کا اس واسطے خود علاج کرنا ہے  
 اسکو خود دین برہنہ کر دے اور اس تلاش کرتا رہے وہ خدا کی  
 رو میں پہنچا جائے اور خدا خود اس کا علاج کرنا ہے ہلا کہ وہی  
 دعوے سے کہہ کر کتاب کے کلمات دوا سے نکلان برہنہ ضروری  
 شفا پا جاوے گا مگر گمراہ نہیں بلکہ بعض اوقات دیکھا جاتا ہے کہ دوا  
 اٹا ہلاکت کا موجب ہوا جاتی ہے اور ان علاج جوں میں سود و ہر  
 ہوتے ہیں بعض وقت شخص میں غلطی ہوتی بعض وقت دوا  
 کے اثر میں غلطی ہوجاتی ہے غرض حق حلاج نہیں ہو سکتا ان  
 بعد اقل اسے خوف فرمانا ہے یعنی علاج پہنچا ہے اس سے نقصان  
 نہیں ہوتا مگر ذرا بہت مشکل ہے نہ کہ کامل ایمان کو چاہتی  
 ہے اور یقین کے پہاڑ سے پیدا ہوتی ہے ایسے لوگوں کا اسد  
 غفلت انہو معالج ہو جاتا ہے بھی جابہ کہ ایک نذر دوا میں  
 سخت در تھی میں کسی سے دریافت کیا کہ اس کا کیا علاج ہے اس  
 کو کہ مولا علاج مشہور ہے۔ علاج دفعان اخراج و روانہ اسکا  
 فقر و مہرے دل پر بہت گراں گذرنا کہ نہ دوا نہ ہی ایک نعمت الہی  
 ہے آئے نکال دینا کہ نعمت محرم ہونے سے اسی فکر میں تہا کہ  
 ہوگی آئی تو زبان پر جاری ہوا و اذہر صفت تھی یقین  
 کہ ساتھ ہی معارف و غیرہ امور میں ہو سیکر لوگ ان نعمت کے واسطے  
 شقیقت کے واسطے نہیں دوڑتے اور نہ آئے دیکھتے ہیں۔

کر فراموش کی صورت نہ لکھی اور تو اس کے واسطے عید جو بانی ہے ہم نے  
نئی نوح میں کہاں لکھا ہے کہ وہ اس میں غرض میں بیگانہ نہ کر لائے  
صاف دیکھ لیں کہ یہ کہ جو کہ ہمیں آسمانی شہید لکھا گیا ہے جو کہ  
نشان ہے اس نے اس آسمانی علاج کو خدا کے نشانین  
نہ کر کے ہم شکر کے شکر بھانپنا چاہتے خالق اپنے اپنے  
اور ہر چہ بیان ہو سکتے ہیں دیکھئے (ماہ رمضان کا) روزہ ہر  
ماہ کی غذا کی رضا اور نوا کی وجہ سے لیکن اگر کوئی چھ دن روزہ  
کے لئے نوا لیا اس کو نیک استحق ہوگا کہ کسی اور خطا کا۔ ان لوگوں  
آپ کا ہمارے متعلق ذرا سوچ کر کہ ہمیں لیا اگر ترقی اور نیک  
بد کام لیتے اور سوچتے تو اس نوا خدا کے لئے بلکہ اس کو سمجھ جاتا  
ہو بلکہ نہ ہوتے خدا نیک نیت کو نوا نہیں کرتا۔

رست کی خدمت میں عرض کی گئی کہ معلوم ہوا ہے کہ کھل میں کوئی  
خط ایسا پہنچا ہے کہ محمد ایف کپڑا کو بانی نیکروں کو  
بول نہ کر کہو شعلات میں دین گفتگو سلام پیام سب ترک کر  
اٹکے بکڑے کو سخت تکلیف ہے فرمایا کہ خدا اس پر دیکھتا  
ہو اس کا اجر دیا اور ان کو گرن کی سزا دیا کہ وہی انکو چڑھانا

ت کے وجود اور ان کی معرفت اشیاء منکوبانے اور کہا  
مال ہوا حضرت اندرس نے فرمایا کہ اشپکلیاں ہے مگر عرفان

پہنچن میں غارت کی ہیں اپنی عادت سادہ سادہ تھوڑی سی عادت ہے  
 عین میں ضرورت کی کیا ہے رسول اللہ صلی علیہ وسلم کی کیا عادت تھی  
 سے میں حسن الاسلام اللہ ترکہ صلا اذ یحبہ اللہ انسان عربی تہذیب  
 سفر کر کے اور کیا ہے اسوئے زاد راہ کوڑی پانی کی کرنی چاہو  
 میں یہ وہ جن کو لوگوں میں میں کی شان سے بعید ہے خدا  
 کے سادہ ہی صلح کرو اور اس پر ہر وہ کر کے ہرگز کوئی قاعدہ نہیں  
 تہذیب میں بات ہے یہ نرسہ الفاظ ہر سال کے میں میں ستا  
 جب تک خدا اپنے فضل سے دیوں میں نہ گاؤں خدا پر ہر  
 ناچار ہر روز کا علاج ہوتا ہے میرے نزدیک یہ عالم کہ موت ہو جاتی  
 اسکا علاج بجز ایمان کے معقول اور لعین کی جلا کو ہرگز  
 میں نہیں یہ یزیدی ہیں کہ میں اس کا علاج کر کے  
 آسمان سے آتی ہے اور اسے کوئی روک نہیں سکتا یہ (عزیر علیہ السلام)  
 سالفہ دنیا کے وقت بھی یہ دلچسپ مذاک کہ شان ہوتا رہا  
 میں اس کا علاج یہی ہے کہ ایمان کو اسکی آسمانی غارت تک  
 جا دوا اسکے لئے سے بیشتر اسی خدا سے صلح کر کے خدا  
 کو توبہ کر دے دعاؤں میں لوگوں کی کوئی دعا نہیں ہے میں  
 تو دوا ہو یہ تو ایک عذاب الہی احد نہ بندی ہے میرے تقویٰ کے  
 کی کیا علاج ہے یا رکھو اگر کہ میں ایک ہی حق ہو گا کہ اس  
 سارے کو کما و کما لکھا اسکا تقویٰ کامل ہے توبہ اپنے  
 نام بھی شفیع ہو سکتا ہے اگر مومن میری بارے توبہ میرے  
 نام آجائے گا یہ نعت میں جبکہ یہ نہ ایک قرآنی کائنات ہے  
 ہر طور نشان کے دنیا پر آتی ہے بلکہ ہرگز شہادت نہیں دتا  
 کوئی مومن اس وقت کو میرے شفیق ضرور چلایا جاوے گا  
 میں بارگاہی جنت لکھا ہے کہ نرسہ اس میں ہر  
 وہ کرنا اسکی حقیقت تک جب تک پہنچے کہ میں نکات  
 میں قشر پر مہر کیڑا لٹنے سے محروم ہوتا ہے کہ مدعوں میں  
 کی بزرگی اسے کچھ فائدہ نہیں دیں گی کوئی ملیں گی کوئی  
 دھنچہ لیکر طاق میں کہہ دے تو اسے ہرگز فائدہ نہ ہوگا کہ  
 اسے تو اس پر لکے ہوئے عمل کا نتیجہ ہے اسے خود بخود ہے  
 حق تبارک و تعالیٰ کو بار بار ملاحظہ کرو اور اس کا طاق اپنے  
 بناؤ تو فی الحقیقت میں دکھاؤں تو ہر حال جہرہ زانی  
 اور غزالی بدعاش آخر وہ علم کی امت ہو گیا ہو کہ  
 کہ کہ کہ وہ (حقیقت) ایسے نہیں ہرگز نہیں اسی ہی ہے  
 کی تعلیمات پر بار بار ملاحظہ ہے یہ طالعوں کو میں نہیں ہے  
 لوگوں کو سیدھا کر کے آئی ہے اس کے سید کو کہ سے پیکر  
 بلکہ خدا کے واسطے سید ہے ہوا وہ تاکہ ترک سے بری ہو  
 اس کو غرض کرتے ہیں کہ اس صرف لوگ ہی مارتے  
 یہ ایک اور ہی قسمی ہے جو مجھے ہر گز کے انکار میں  
 میں بعض کہتے ہیں کہ یہ صرف بیماری ہے اس کو نازدک  
 لیا تعلق ہے لاکھ روک علاج کرنا چاہئے غرض کہ بیماری  
 تنگ نوبت پہنچی ہوئی ہے اور طالعوں کو خدا کا لک

\_\_\_\_\_

آئینہ ہے جس میں خدا اپنا چہرہ دکھایا گیا۔ یاد رکھو کہ ملائکہ کا نام خدا نے رحمت میں رکھا کہ اس سے مراد اللہ تعالیٰ ہے جو یہ تو نہایت ہی پاک ہے بلکہ نشان کے آئی ہے مومن اور غیر مومن میں فرق کر کے جاوگی اس کا نام رحمت ہے اور میرے الہام میں بھی اسے غضب کہا گیا ہے آج سے ۱۳۰۰ سو برس پیشتر قرآن میں اس کی خبر ہے و آخر جن الہام حابہ من الارض تکلمہم۔۔۔ یعنی جب گراوی اور ضلالت کا زمانہ ہو گا ایسے وقت میں لوگوں کا ایمان خدا پر صرف ایک بچوں کی کہل کی طرح ہو گا تب ہم ان میں ایک کھڑا نکالیں گے جو انکو کالے و گامریں یہ خدا کا ایک تجربہ جس سے بچنے کے واسطے ہر ایک کے لازم ہے کہ اپنی نجات کا آپ سامان کرے +

۲۶ نومبر ۱۹۰۲ء بروز چار شنبہ

**مغرب وعشا** حضرت اقدس حسب معمول نماز باجماعت گزار کر مسجد کے گوشے میں جلوہ افروز ہوئے اور چند ایک نو وارد احباب بیعت کی ملاعون کے ذکر پر فرمایا کہ جو خدا کی طرف رجوع کرتا ہے خدا اس کی طرف رجوع کر لے اور جو لاپرواہ ہے خدا اس سے لاپرواہ ہے ایسے وقت بھی جو تم مجھے تو اس کی محبت ہی دے رہے +

بیعت میں تین لوہان ایسے بھی شامل ہو جو کرم فرما ایک دن کی رخصت پر آئے تھے عرصہ کے وقت قادیان میں پہنچے اور اگلے روز انہوں نے کمپ میں حاضر ہونا بتا دیا اسے اس اعلان میں محبت پر فرمایا کہ باوجودیکہ فوجی لوگ ہیں مگر خدا نے دین کی محبت ڈال دی ہے صدق اور اخلاص لکھ آئے ہیں خدا ہر ایک کے یہ نصیب کرے۔

ایک صاحب آنگرہوں کی کہ کہیں سے سرس در در ہوتا ہے اور ہمیشہ گرمی میں تنگ رہتا ہے۔ شام کو جب ٹھنڈ شروع ہوتی ہے تو اکل ہو جاتا ہے ورنہ تم دن اور گرمی کے وقت مجھے سخت تکلیف رہتی ہے دعا فرمائی جاوے حضرت اقدس نے فرمایا کہ ملائکہ بھی کیا ہے اس نے کہا ہاں وہ ملائکہ بھی کہاں ہیں جو کمر درد کے آرام کے لئے آجکل مشہور ہیں مگر فائدہ نہیں فرما کر بدلوں کو شرابا کر دے۔ پڑیاں لپی لیں میں میں کچھ گت چڑا ہوا سکوا ہوا بال کر شہر باشندہ کرو کر چلی جم جاوے اس چربی کو نکال دیا ایک رومال پانی میں تر کر کے شہر اس میں چھالو کر چری اس میں لپی لپی سے اور خاص طور پر اسے وہ پتہ اگر دیکھو اور دعا بھی کر دینگے یہ اس شخص نے عرض کی کہ میرے گاؤ میں ایک سواری مدرس میں ملازم سخت مخالف ہے اور مجھے بہت تکلیف دیتا ہے حضور دعا کریں کہ اس کی تندی وہاں سے کر دے حضرت اقدس نے اس مقام پر تہنم فرمایا اور پھر اسے اس طرح سے سمجھایا کہ اس جماعت میں جب داخل ہوئے ہوتو اس کی تعلیم پر عمل کرو اگر تکالیف پہنچیں تو یہ تو اب تک کہ جو غیر خدا معلوم نے نہ کر تین ۱۳۰۰ برس دکھایا ہے تم لوگوں کو اس

زمانے کی تکالیف کی خبر نہیں اور نہ وہ تم کو پہنچیں ہیں مگر آپ نے صحابہ کو صبر بھی کی تعلیم دی آخر کار سب دشمن فنا ہو گئے ایک زمانہ قریبے کہ تم کو بھیو گے کہ یہ شہر لوگ بھی نظر اڑینگے اور تھلے لے امدادہ کیا ہے کہ اس مال جماعت کو دنیا میں پسلاوے اب اس وقت یہ لوگ تھلے دیکھو کہ دیتے ہیں مگر جب یہ جماعت کثیر ہو جاوگی تو یہ صبر خود ہی چپ کر جاوے گی اگر خدا چاہتا تو یہ لوگ دو کبہ دیتے اور وہ کہہ دینے دے پیدا نہ ہوتے مگر خدا انکے ذریعے سے صبر کی تعلیم دینا چاہتا ہے تہذیبی ملت صبر کے بعد ہو گئے کہ کچھ بھی نہیں ہے جو شخص کہہ دیتا ہے یا تو قویہ کر لیتا ہے یا فنا ہو جاتا ہے کئی خطا اس طرح کے آتے ہیں کہ ہم گالیان دیتے تھے اور ذرا بجاتے تھے لیکن اب تو کہہ کرتے ہیں اور بیعت کرتے ہیں۔ صبر بھی ایک عبادت ہے خدا تعالیٰ فرماتا ہے کہ صبر والوں کو وہ دے رہے ہیں کہ جس کا کوئی حساب نہیں ہے یعنی ان پر ہے صاب انعام ہوں گے + جو صرف صابر ہوں گے واسطے ہے دوسری عبادت کے واسطے اللہ تعالیٰ کا یہ وعدہ نہیں ہے جب تک شخص ایک کی حمایت میں زندگی بسر کرتا ہے تو جب اسے دیکھ پر کہہ پہنچتا ہے تو آخر حیات کرتے والے کو غیرت آتی ہے اور وہ دیکھ دینے والے کو تباہ کر دیتا ہے اس سبب صابری جماعت خدا کی حمایت میں ہے اور وہ کہہ اٹھتا ہے ایمان قوی ہو جاتا ہے صبر بھی کوئی شے نہیں ہے +

معدن مفتی محمد صادق صاحب دینی کا اخبار سناتے رہے اس زمانے کی نسبت فرمایا کہ عجیب بات ہے کہ ہندو بھی کہتے ہیں کہ یہ زمانہ ایک ٹرے اوتار کا ہے نواب صدیق الحسن خا نے لکھا ہے کہ نفل رح میں کوئی شخص چودھویں صدی سے آگے نہیں بڑھتا (یعنی جس قدر کا شفا اور اخبار میں وہ تمام چودھویں صدی تک کی خبر دیتی ہیں) ترقی پزیر ہونگے ہی معلوم ہوتی ہے جیسے قرآن شریف میں ہے و قل زنا من اذل حتی عاکد الھرجون القلہم۔

ایک حافظ صاحب درخواست کی کہ میں کوش کرنا ہوں کہ قرآن کی میری منزل ہر جاوے کہ ناکامیاب ہی رہتا ہوں دعا فرمائیے حضرت اقدس نے فرمایا کہ قرآن خود یہ خاصیت رکھتا ہے کہ اس قدر کورج کرے محبت سے پڑھتے رہو مگر عین دعا کرینگے پھر عشا کی نماز ادا کر کے حضرت اقدس نے فرمایا +

۲۷ نومبر ۱۹۰۲ء بروز پنج شنبہ

**فجر** کی نماز حضرت اقدس نے باجماعت ادا کی اور آج تمام دن حضرت کی طبیعت تازہ رہی اس نے صبر بھی بتوی رہی اور عصر کی نماز میں حضور شریک ہوئے مگر صبران دوران سرگشت سے رہا اور با تہ پاؤں چلتے رہے اس نے مغرب اور عشا کے وقت حضور شریک نہ لائے +

۲۸ نومبر ۱۹۰۲ء بروز جمعہ

**فجر** کی نماز حضرت اقدس نے باجماعت ادا کی تہنم بھی ادا کی تہنم میں ادا کیا بعد نماز جمعہ صوبی غلام علی صاحب مدنی مرحوم سکنہ جہلم کی نماز جنازہ حضرت اقدس نے پڑھائی عصر کے وقت حضرت اقدس علیہ الصلوٰۃ والسلام نے تہذیبی مجلس کی یہی سے ایک عیسائی اخبار نے آپ کے متعلق ناگوار الفاظ لکھے تھے اس کا ذکر سنایا گیا +

**مغرب وعشا** حضرت اقدس بعد نماز مغرب مسجد کے گوشے میں حسب معمول بیٹے جعفر علی نے اپنے اخبار میں اعجاز احمدی کی نسبت لکھا تھا کہ یہ بیان غلط ہے کہ یہ ہندو میں طیار ہوئی بکلاں مسودہ ایک عرصہ سے طیار ہوا تھا صوفیہ کے واقعات کا تھوڑا سا مسنون ان ایام میں بنایا ہے اس سفید چوٹ پر حضرت اقدس تہنم فرماتے رہے اور تعجب کرتے رہے ان لوگوں کو اس تند چوٹ پر چوٹ کی کس طرح جرات ہوتی ہے پرفریا کہ ہر ایک کے واسطے فیصلہ ہوتا ہے جب تک خدا تعالیٰ ان کو توبہ قبول سنت کرے ہم بھی نہیں کرتے اس کے بعد حضرت اقدس نے ارادہ ظاہر فرمایا کہ اگر طبیعت وصوت ہو جا تو نزل ہی سچ کو مکمل کر کے ایک سال زبان فارسی پڑھ کر کیا جاوے میں دلائل کی بنیاد میں حیرت پر رکھی جاوے حکوہر ایک بی بی مش کرتا رہا ہے اول نفوس۔ دوسرے حیرات تیسرے عقل سپر فرمایا شکل یہ ہے کہ عادت بھی ایک رنگ ہے جب دل پر تہنم جاوے تو ہزار بار دلائل چون ان کا کوئی اثر نہیں ہوتا جیسے ایک ہندو کے دل میں جو لگا لگا کی عظمت سیٹی ہے اس سے دلائل پوچھو تو کچھ نہ دیکھا صرف عادت کے طور پر اس کی زندگی جھانکنا اور اس پر تہنم نہ دل میں سچ کے بارے میں ان لوگوں کی عادت ہو گئی ہے کہ وہ ہی مانتے ہیں کہ کسی جسم کے ساتھ آسمان آوے گا یہ میں بھی وہی کی طرح لکھا ہے لیکن میں اس پر خوش ہوں کہ میرا ہر ایک شے پر قادر ہے وہ اسی مرض کے ذریعہ کہ ہزار سالہاں پیدا کر دینگا +

جمعہ کی تعطیل کے لئے ایک بی بیول دیار دہلی کی تقریب پر گورنمنٹ ہند کی خدمت میں پیش کر کے کی تجویز حضرت اقدس کی ہے جو کہ عنقریب شائع ہوگا +

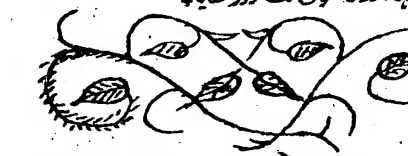
اس کے بعد ترقی جماعت کا ذکر ہوا کہ یہ ایک عظیم نشان بار ہے جو کہ اللہ تعالیٰ نے ان نیک سالوں میں ظاہر کیا ہے ان ۳ سالوں سے پیشتر ہماری جماعت صرف کئی سو متھی اور ان ۳ سالوں میں ایک لاکھ سے زیادہ ہو گئی باوجودیکہ ہر طرف سے فراغت ہوتی رہی تھا لغت میں کوئی فرق نہیں رکھا اور ناخنوں تک زور لگایا +

۲۹ نومبر ۱۹۰۲ء بروز شنبہ

**فجر** کی نماز حضرت اقدس نے باجماعت ادا کی اور آج تمام دن حضرت کی طبیعت تازہ رہی اس نے صبر بھی بتوی رہی اور عصر کی نماز میں حضور شریک ہوئے مگر صبران دوران سرگشت سے رہا اور با تہ پاؤں چلتے رہے اس نے مغرب اور عشا کے وقت حضور شریک نہ لائے +

۳۰ نومبر ۱۹۰۲ء بروز آدھ

**فجر** کی نماز حضرت اقدس نے باجماعت ادا کی اور آج تمام دن حضرت کی طبیعت تازہ رہی اس نے صبر بھی بتوی رہی اور عصر کی نماز میں حضور شریک ہوئے مگر صبران دوران سرگشت سے رہا اور با تہ پاؤں چلتے رہے اس نے مغرب اور عشا کے وقت حضور شریک نہ لائے +



بِسْمِ اللَّهِ الرَّحْمَنِ الرَّحِيمِ

محمد ونصير علي بن علي الكريمر

مولوی ابوسعید محمد حسین صاحب الہی اور مولوی

عبدالمد صاحب چکر الہی مباحثہ پر مسج

موعود حکم ربانی کاریو یو

اور

۴ اپنی جماعت کے لئے ایک نصیحت

فرغین کی تحریر سے معلوم ہوا کہ یہاں مشہور عنوان کے پیش لفظ کی وجہ سے کمولوی عبدالصاحب احادیث کو یہ کہہ کر ردی کی طرح خیال کرتے ہیں اور ایسے الفاظ نہ پرلائے ہیں بلکہ ذکر کرنا بھی سوا ادب میں داخل ہے اور مولوی محمد حسین صاحب ان کے مقابل پر یہ حجت پیش کی تھی اگر احادیث شامی ہی ردی اور لغو اور ناقابل اعتدال ہیں تو اس اکثر حصے عبادت اور مسائل فقہ کے باطل ہو جائیں گے کیونکہ احکام قرآن کی تفصیل کا یہ حدیث کے ذریعے سے ہی ملتا ہے۔ ورنہ اگر صرف قرآن کو ہی کافی سمجھا جائے تو پھر محض قرآن کے رو سے اس پر کیا دلیل ہے کہ قرینہ صحیحی دو رکعت اور معرب کی تین رکعت اور باقی تین نمازین چار چار رکعت ہیں یہ اغراض ایک زبردست پیرایہ میں ہے گو اپنے ہاتھ ایک غلطی رکھتا ہے بھی وجہ بھی کس اغراض کمولوی عبدالصاحب نے کوئی کافی جواب نہیں دیا محض فضول باتیں ہیں جو کہنے کے بھی لائق نہیں ہاں اس اغراض کا نتیجہ آخر کار یہ ہوا کہ کمولوی عبدالصاحب ایک نئی نماز بنائی پڑی جس کا تاریخ اسلام کے فریقین نام و نشان نہیں پایا جاتا انہوں نے الصلوات اور ر و د اور دیگر تمام ادبیات الفہم جو نماز میں پڑی جاتی ہیں درمیان سے اٹھا دیں اور ان کی جگہ قرآن آئی یقین رکھیں ایسا ہی اور بہت کچھ نماز میں تبدیلی کی جگہ ذکر کی اس حکم پر درت نہیں اور شاید مسائل حج و زکوٰۃ وغیرہ میں بھی تبدیلی کی ہوگی۔ لیکن کیا یہ سچ ہے کہ حدیثیں ایسی ہی ردی اور لغو ہیں جیسا کہ کمولوی عبدالصاحب نے سمجھا، ہاں اللہ اعلم

نہیں ۶

متصل بات یہ ہے کہ ان ہر دو فریقین میں سے ایک فریق نے  
افراطی راہ اختیار کر رکھی ہے اور دوسرے نے تقویٰ پسندی فریق  
اول یعنی مولوی محمد حسین صاحب اگرچہ اس بات میں سچ ہے کہ  
احادیث نبویہ مرقومہ متعلقہ ایچ جی مبین ہیں کہ ان کو ردی اور لغو  
سمجھا جائے، لیکن وہ حنفی مراتب کے خلاف کو فراموش کر کے  
احادیث کے مرتبہ کو اس بلند درجہ پر چڑھاتے ہیں جس قرآن

شرعیات کی ہنگام لازم آتی ہے اور اس سے انکار کیا جاتا ہے اور کتاب، الحدیث، لغت اور معارف کی جو کچھ پر وہ تئیں کرتے اور حدیث کے قصے کو ان فقہوں پر ترجیح دیتے ہیں جو کتاب الحدیث میں تفسیر مجہود ہیں اور حدیث کے بیان کو کلام الحدیث کے یا نہ پر ایک حالت میں مقدم سمجھتے ہیں، اور یہ صریح غلطی اور جاہل انصاف سے تجاوز ہے و بعد بشارۃ قرآن شریف میں فرماتا ہے **مَا يَأْتِي مِنْ حَدِيثٍ بَعْدَ اللَّهِ وَآيَاتِهِ**۔ یعنی خدا اور اس کی آیات کے بعد حدیث پر ایمان لائے گا اس جگہ حدیث کے لغوی یا فہم جو ناپا علم کا دیتی ہے صاف بتا رہی ہے کہ جو حدیث قرآن کے معارض اور مخالف پڑے اور کوئی راہ تفسیق کی پیدا نہ ہو اس کو رد کرداد اور حدیث میں ایک پیشگوئی بھی ہے جو بطور اشارۃ النص اس آیت سے مترشح ہے اور وہ یہ کہ خدا نازلے آیت موعود میں اس بات کی طرف اشارہ فرمائے کہ کتاب کی یاد نہ بھی اس منہ پر آئے واللہ بہ کرم بعض اوقات اس کے قرآن شریف کو چھوڑ کر ایسی حدیثوں پر بھی عمل کرینگے جن کے بیان کردہ بیان قرآن شریف کے بیانات کے مخالف اور معارض ہونگے غرض یہ قرآن حدیث اس بات میں افراط کی راہ پر قدم باندھے کہ قرآنی شہادت پر حدیث کے بیان کو مقدم سمجھتے ہیں اور اگر وہ انھیں اور خدا ترسی سے کام لیتے تو ایسی حدیثوں کی تفسیق قرآن شریف سے کر سکتے تھے مگر وہ اس بات پر راضی ہو گئے کہ خدا کے غلطی اور غلطی کا نام کو بطور مذکور اور مجہور کے قرار دین اور اس بات پر راضی نہ ہوئے کہ ایسی حدیثوں کو کتابی بیانات کتاب الحدیث سے مخالف ہیں یا تو چھوڑ دیں اور یا انکی کتاب اللہ سے تفسیق کریں یہ نہ ہو اذخر کی راہ ہے جو مولوی محمد حسین اختیار کر رہی ہے۔

اور ان کے مخالف مولوی عبدالصاحب نے تقریر کی کہ ماہ پر قدم ہمارا  
 ہے جو سرے سے احادیث سے انکار کر رہا ہے اور احادیث  
 سے انکار ایک طور سے قرآن شریف کا بھی انکار ہے کیونکہ اللہ تعالیٰ  
 قرآن کریم میں فرماتا ہے **قُلْ اَنْتُمْ خَشِیْعُونَ** اللہ فانی ہے  
 جسے سب کو اللہ ہی جیکہ اللہ تعالیٰ کی محبت ان حضرت  
 صلی اللہ علیہ وسلم کے اتباع سے وابستہ ہے اور انجناب  
 کے کلمی مولوں کے دیا فت کے لئے بیزار تبارع و توف ہے  
 حدیث بھی ایک ذریعہ ہے پس جو شخص حدیث کو چھڑنا ہے  
 وہ طینۃ تبتل کو بھی چھڑنا ہے (درمولوی عبدالصاحب  
 کا یہ قول کہ تمام حدیثیں محض شکوک اور فلول کا ذریعہ ہے یہ  
 قلت نہ بر کی وجہ سے خیال پیدا ہوا ہے احد اس خیال کی  
 اصل جڑ مشرکین کی ایک غلط اور ناقابل اقسام ہے جسے بہت سے  
 لوگوں کو دیکھا کر دیا ہے کیونکہ وہ فلول ہی کہہ سکتے ہیں کہ ہمارے  
 ہاتھ میں ہایک تو کتاب اللہ ہے اور دوسری حدیث اور  
 حدیث کتاب اللہ پر قاضی ہے گیا احادیث ایک قاضی یا راج

کی طرح کرسی پر بیٹھی بیٹن اور قرآن ان کے سامنے ایک مستقیق کبوتر کھڑا ہے اور حدیث کے حکم کا تابع ہے ایسی تقریر سے بیشک ہر ایک کو دھوکہ دیا جائے گا کہ حدیث سو فیصد سو بیس آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے بعد حج کی گئیں ہیں اور انسانی باتوں کے سلسلہ وہ خالی نہیں ہیں اور یہاں ہمدردہ احاد کا ذخیرہ مفتاح ہیں اور ان میں تمام شواہد ثابتہ اور جو حکم معدوم کارہت ہیں اور پھر وہی قرآن شریف پر قاضی بھی ہیں تو اس سے لازم آتا ہے کہ تمام بین اسلام غلیات کالیک تودہ اور انباریہ اور اظہار ہے کہ ظن کوئی چیز نہیں ہے اور جو شخص محض ظن کو بخیار مانے وہ مقام بلند حق سے بہت نیچے گرا ہوا ہے اور اللہ تعالیٰ فرمایا ہے **وَالظَّنُّ لَا یُغْنِیْ عَنِ الْحَقِّ شَیْئاً** یعنی محض ظن حق الفیقین مقابلہ پر کچھ چیز نہیں پس قرآن شریف قبول ہاتھ سے گیا کروہ بغیر قاضی صاحب کے فتوؤں کے واجب العمل نہیں اور تروک اور مچ رہے اور قاضی صاحب یعنی احادیث وہی ظن کے میلہ کچھلے کپڑے زیب تن کر رکھتے ہیں جن سے احوال کذب کبیطرح ترفع نہیں کیونکہ ظن کی تعریف یہی ہے کہ وہ دروغ کے احتمال سے خالی نہیں ہوتا پس اس صورت میں مذکورہ ہمارے ہاتھ میں رہا اور نہ حدیث اس لائق کاسیر ہو نہ ہو سکے گویا دونوں ہاتھ سے گئے غلطی ہوئی ہے اکثر لوگوں کو ہلاک کیا ہے۔

**نوٹ #** میں جب استغفار کرو گم کر چکا شاید وہ تین  
 سطریں باقی تھیں تو خرابے میرے پروردگار کیا ہوا تنگ  
 میں مجھری کا گد کو ہاتھ سے چھو کر سو گیا تو خرابے  
 مولوی محمد حسین صاحب بٹالوی اور مولوی عبدالکلام پراگ  
 نظر کے سامنے آگئے میں ان دونوں کو مخاطب کر کے  
 یہ کیا خشف القدر التسمیٰ رضی اللہ عنہما فیہی اللہ  
 دیکھا نکلیں یعنی پناہ دے سورج کو تو رمضان میں گزرتا  
 لگ چکا پس تم اے دونوں صاحبو کیوں خدا کی نعمت کی  
 تکذیب کرتے ہو۔ میری خواہش انھیں مولوی عبدالکلام  
 صاحب کو کہتا ہوں کہ الاء سے مراد اسماعیل بن جوں نامہ  
 میر میں نے کہا کہ ان کی طرف نظر نہ کیا دیکھا کہ اسماعیل بن  
 روشن ہے گویا رات کا وقت ہے اور اسمیٰ الہام منعد  
 بالاکو چند اور چران کے سامنے قرآن کہہ کر اس بابہ دونوں  
 فقرے نقل کر رہے ہیں گویا اس ترتیب سے قرآن شریف  
 میں وہ موجود ہے اور این سے بنے ایک شخص کو نصیب  
 کیا کہ میان نبی بخش صاحب امرت سہری میں نہ

---

اور صراط مستقیم جب کو ظاہر کر کے گئے ہیں  
 اس معنوں کو لکھا ہے یہ ہے کہ مسلمانوں کے ہاتھ میں سلا  
 پائتوں پر قائم ہوئے کے لئے ان میں چیر میں (۱) قرآن





# اظہار قبول قضا

سید عبدالحی صاحب احمدی عرب ساکن بغداد جنہوں نے قریباً چار سال سے حضرت اقدس امام الزمان سید محمد علی الصلوٰۃ والسلام کے ہاتھ پر اپنے تمام عقائد اہل تشیعہ وغیرہ سے توبہ کر کے بیعت کی ہے چند ایام میں ملک عرب کو تشریف لے جانے والے ہیں ان کی زبانی معلوم ہوا ہے کہ من مکن الحق کی تبلیغ اور اشاعت کی خاطر یہ سفر اختیار کرتے ہیں تاکہ اہل عرب کو اس نئی کی طرف دعوت کریں جو خدا تعالیٰ نے اپنی مخلوق کی نجات کے واسطے قادیان میں چمکایا ہے اس پیشتر تو اہل تشیعہ انکو ایک بڑا مقدس عالم اپنے مذہب کا خیال کر کے ان کو اپنے ماتم کی محفلوں کا امام بناتے تھے اور اسی لئے سید عبدالحی صاحب احمدی عرب کو کئی بار پیشتر عربی اور فارسی زبان میں یاد دہانے مگر حق اور راستی کی قبولیت کے بعد بڑے سے بڑا عالمی راستی کے منکروں کے نزدیک ایک مامی اور ادنیٰ آدمی گمان کر لیا جاتا ہے اس لئے خدا جل جلالہ انکی نسبت کیا رائے ظاہر کریں وہل میں ہم انکا ایک ہتھیار درج کرتے ہیں جو انہوں نے قادیان میں اس غرض سے جو دیا ہے کہ وہ بعض بلاد میں شائع کریں + ایڈیٹر

## بسم اللہ الرحمن الرحیم

ابلاغ للمومنین والسنۃ الاکرامین اعنی السانۃ النجاریہ والصلۃ لہ من اہل لبطالۃ

### نمبر اول

بظن پر واضح ہو کہ میں اہل تشیعہ میں سے ایک سخت شیعہ ہوں اور ہمیشہ اپنے عقول میں بھی یہی بیان کرتا رہا اور نہ ہرگز چھوڑا کہ غرض انکی کتاب بتا رہا تھا لہذا یہ پشاور لکھنؤ وغیرہ اور میں جیکھا کرتا تھا کہ جس آدمی کو مذہب کی تلاش ہو وہ شیعہ مذہب میں داخل ہو بخیر شیعہ کے کہیں حق نہیں پایا گیا مگر میں پیچھا میں سیات کرتا ہوا آیا تو میں نے سنا کہ ایک شخص دعویٰ کرتا ہے کہ میں امام منتظر ہوں اور مسیح موعود ہوں بھواس کے دیکھنے کا شوق ہوا اس خیال سے میں قصبہ قادیان متلع گورہ اسپور میں پہنچا میں نے خود اس کو دیکھا اور فرمایا کہ جو شخص میرے پاس رہ چکا وہ ضرور میری تائید میں تھان دیکھا میں نے تین ماہ تک سخت محنت کی حالت میں رہا اور اس عرصے میں کئی لفافہ دیکھے اور عقائد و معارف خوب سے زلفہ رفتہ

فصل الہی میرے شامل حال ہوتا گیا تو میں نے مذہب شیعہ سے توبہ نصوت کی اور تمام صحابہ رضی اللہ عنہم کو سچے مومن اور سچے مسلم سمجھا اور رضی اللہ عنہ ورضو کا مصداق یقین کیا غرض میں نے اس انسان کو امام منتظر سمجھ لیا اور اس کی بیعت کر لی اور میں قریباً چار برس قادیان میں رہا اور میرا ہر عیب جانے کا ارادہ ہے لیکن میں مناسب سمجھتا ہوں کہ عربی زبان سے پیشتر اپنے بیان کے شیعہ بیانیوں پر وہ حق جو میں نے دیکھا اور سمجھ لیا ہے اچھی طرح ظاہر کروں اور ان کو امام منتظر علیہ السلام کی طرف توجہ دلاؤں جسکا ظہور قادیان میں ہو چکا ہے اور میں کی انتظار میں مدبران گذر گئے اور میں رستہ پر ہر شہر میں چار پانچ دن تک قیام کر لیا گا اور بارہا میں تمام شیعوں کے سامنے زبان عربی فارسی حضرت مسیح موعود علیہ السلام کے حالات کی بابت بیان کروں گا کہ میں نے وہاں یا کر عظیم حوکم دیکھا اور کیسا خدا کی ہستی پر یقین ہوا اور جہاں میں بچپن کا وہاں کے شہر والوں کو یہ اطلاع دیوں گا کہ ہر شخص جو طالب حق ہے میرا وعظ سننے کے واسطے بازار میں تشریف لادیں +

المشہد سید عبدالحی العربی الحوزی خادم المسیح الموعود والمہدی المسعود الساکن ببلد قادیان علیہ السلام

# البدر

مشی بنی بختی صاحب احمدی کلک اگر میرا من لاہور ایک ایسے احمدی بیانی کے نام امید و جاری کرداتے ہیں جو خیر باد کی قدرت نہیں رکھتے خدا اس نفرت کی انکو جزا ہے خیر دیو اور دیگر اہل مسحت احباب کو ایسی توفیق عطا کرے +

شیخ نور احمد صاحب انور سے تشریف لاکر اپنے دور شدہ داروں کے نام ۱۶۵ ماہ کے واسطے البدر جاری کرداتے ہیں +

میان محمد یحییٰ صاحب دات سے ایک خیردار الیکٹا دیتے ہیں +

نوٹ اسی تک بیعت سے مقامات ایسے ہیں جہاں کے احباب کے نام اور پیشہ میں معلوم نہیں ہیں ہم ان اچھا کے بہت مشکوک ہونگے جو انکے ہتھ بکھر میں رواہ کو روین کر البدر ان کے پاس بطور نمونہ کے روانہ کیا جاوے

نقل خط میان انہدین صاحب اگر گھر لالہ میں آپکے اخبار کی اشاعت تمکنت اور دودر کے شہر مومنین کرتا ہوں اور بخیر میرا دل چاہتا ہے کہ حضرت

اقدس امام ہمام کے کلمات کی غریب تمام دنیا سے ہو جاوے اور میں یہ بھی چاہتا ہوں کہ کچھ نہیں لاکر یا پختہ خیردار لکھ لیا آپ کو دونوں آپ مجھے اپنا مقروض سمجھیں اور دعا کریں کہ میں آپ کا قرض باسانی آتا ہوں اور نیز دعا کریں کہ اللہ تعالیٰ مجھ کو ملا مستقیم پر چلنے کی توفیق دیوے آمین

## عملی شکر یہ

ناظرین پر واضح ہو کہ آج تک قریب ۳۰ خیردار کے میان احمدیہ صاحب مودب البدر کو دیکھنے میں خدا تعالیٰ ان کی آرزو کو پورا کرے اور ہر ایک کے دل میں نیکی اور راستی کی باتوں کی قبولیت اور اشاعت کی ایسی ہی قدر دانی جیسی کہ میان احمدیہ صاحب موصوف نے اپنے خط میں ظاہر کی ہے دراصل ان ضرورتوں کے محسوس کر گیا کہ قسط ہی دل اور گردہ چاہئے ورنہ ہر ایک کا یہ کام نہیں ہے کہ اپنی بہتوں کو کششوں اور جاہن تعلقات اخوت و قریبہ کو ایسے کاہن میں دین کرے جسکا نتیجہ یہ ہے کہ دوست انجام کار ایک بڑی بہاری قوم مستغیر ہو سکے دراصل اس وقت البدر کو ایسے ایسے ہمدون کی بڑی ضرورت ہے اور امید ہے کہ جہاں خدا تعالیٰ نے محض اپنے فضل سے آج تک دو احباب کے دل میں اس ہمدردی کی روح بھونکی ہے وہ اوروں میں بھی بھونک دیے گا کیونکہ وہ قادر خدا ہے اور جب تک وہ اپنے بندوں کو اپنے قادرانہ تصرفات نہ دکھاوے تو یقین کیسے ترقی کرے دوسرے مہربان ہمارے میر محمد سعید صاحب

کئی نزل حیدر آباد کو ہیں جنہوں نے آج تک ہم غریب ہم پہنچائے ہیں ایسے ہمدردوں کا پیدا ہونا ایک نعمت الہی ہے جسکا شکر یہ ہم ہر ضروری ہے اور البدر بہتر کے اول کالم میں جس عملی شکر یہ کی ہے توفیق طلب کی گئی اس کی ایک راہ اللہ تعالیٰ نے کھول دی ہے اور ہر ضرورت سے اس طرح ادا کرتے ہیں کہ اگر اگر جماعت میں سے کوئی ایسے دو صاحب بھی ہیں جو کچھ خرچ کر کے البدر کی خریداری کا مقدرت نہیں رکھتے اور وہ مشتاق ہیں کہ حضرت امام زمان کے کلمات طیبات انکے کان تک پہنچیں تو وہ صرف ہمارے پاس تیر ۱۳۵ آئے یعنی سالانہ معمول لاک روٹہ کو روین تو ہر ایک سال تک ہر چہ محنت ان کی خدمت میں پہنچاتے رہینگے مگر یاد ہے کہ وہ ایسے دو صاحب ہوں جو ایک تو قادیان سے باہر رہتے ہیں اور ان کے پاس کسی ذریعہ سے حضرت کے حالات نہ پہنچ سکتے ہوں اور اگر میان احمدیہ صاحب اور میر محمد سعید صاحب خود ایسے دو صاحب منتخب کر کے البدر مفعول پتہ روٹہ کو روین منتخب شدہ صاحب معمول لاک سالانہ روٹہ کو روین تو ان نام جاری کر دیں میں ہماری عین خوشی ہے اور جو صاحب ایسی درخواست خود کریں تو ہمیں اختیار ہوگا کہ ہم وہاں کی جماعت سے دریافت کریں

کریا وہ وہاں اس خط کی تائید کر کے ہمارے پاس بھیجیں +

# نظم از محمد نواب خان ثاقب بالمیر کوٹھوی مقیم دارالامان ۲۸ ذی القعدة ۱۳۸۵ھ

کیا پوچھتے ہو بات جو درالامان میں ہو  
ہم انکے دے ہیں نہ دھندلے نہ پرور  
ایک ایک خار بغیر سرنگ میں ہے  
یوں کہ میں عالم جاں کچھ ہوسے  
روح خدا ہی سرنگے دیشہ تیرے دواں  
بانی نہیں ہے خرم خرم فی جہنم میں  
کشتی نکلے اپنے ہی قیق کی دھبی سے  
زمت نہیں تیرے نام پر حال میں جو خوش  
آجائے لال زہر دل دے بغیر  
وہ جذبہ دہش ہے جو حق سے ہے  
کھڑی تل خنجر سے ہے کام  
اے ناکھ ناخن تو نکستے علیہ  
راوغا میں اسکی تھیل جہان ہے  
دیں کے ہی فرم دیشہ تیرے نام کی  
لاکھوں ایک ایک جہان میں سے جی کو  
پانی کی لالی مل جاتا ہے یہ سیر  
یہ جو ہے میں اور یہ ہمارا سیر ہے  
رگڑی ہے ناک پر کہیں کہیں کہانی ہے  
بال و پر ہمارا جہان کو پہنچے ایک  
دنیا میں جہاں ہے ہلاک سیاہ رت  
بیوہ آسماں پہ چڑھ کر کیسے کو  
کیوں ہو گویں ننگ پہ لٹاؤں تاج  
بتی نہیں ہے بات سواستہ تم کے  
میر گاہیک تیرے جہانے نہیں دور  
موتیرے کشتی خنجر کی گہرائی سے  
ہو کر گویں خنجر کی گہرائی میں  
نام نہاں نہیں گے یہاں تاج  
میں چاہتا نہیں کہ بتا میں آتا ہے  
موتیرے کشتی خنجر کی گہرائی میں  
خنجر کی گہرائی میں تیرے بغیر  
چن چن کے منکروں کو یہاں کی گلیاں  
وہ متقی جو صفت ہے جو سکی دریں  
جگہ نہ کرے تو مرغ آسمان پر  
اوڑ لگا مل میں یا کہ وہاں سہا سہا  
میل دم دیا کہ یہاں گھر ہے تری  
اُس بیوہ میں دین دہی ہو گئی  
جہاں ہے عاری کہ یہاں نکل

نام علی کا زور گویا جہاں ہے  
دہی خدا کا مل ہے جو کہ پہلا  
افسوں گری کا کچھ بھی اثر نہ رہا  
کیا خاک دیکھ سکے دیکھا نہیں  
ایسا اثر کچھ کی سنے اراغ نہیں  
لاؤ گناہ جو دوزخ و جہنم میں  
اصغر علی ادیب بھی ان تخیلات میں  
تیرے اس نشان پہ نہیں  
تاجہ متاع ہیں کیلئے دارالامان

نہ کہ وہ بالا نظم شباب شہی محمد نواب خان صاحب  
قادیان اور مدینہ منورہ کے شام کے دریا میں سنائی  
پہ ہم امید کرتے ہیں کہ خنجر صاحب موصوف آئندہ بھی اپنے  
سوز و غم طبع سے البدیع کے کالموں کو مزین فرماتے رہیں گے

## ۲۰ نومبر ۱۳۸۵ھ

خاکسار راہی ایک شہادت کی ادائیگی کے واسطے دعوات  
سیاکوٹ میں طلب کیا گیا تھا اور ۲۰ تاریخ سے ۲۶ تک وہ غیر  
حاضر تھا ان کے ان ایام کی ڈائری متفرق طور پر جو ہلکی وہ دیر  
ناظرین سے

پچٹ کے متعلق دعا و بار و الہام  
پچٹ کے متعلق دعا کی اور سچ بھی کی گئی یہ کہا گیا کہ کسی نے  
میں چار پانچ سہا میں دی میں خبر کہ ہو اپنا نتیجہ نتیجہ  
تبلیغ بعدا کے الہام ہوا  
اللہ شہدین العقاب النہج الجسٹس ان اس الہام  
سے معلوم ہوتا ہے کہ اس کی موجودہ حالت خراب اور آئندہ نوبہ  
نکریں گے

اور یہ معجز بھی اسکے ہیں لا یھون باللہ اور یہ مطلب بھی اس سے  
کراس ہے کام اپنا نہیں کیا اللہ تعالیٰ پر یا فرما دینے صاحب بانہ باور  
اللہ شہدین العقاب ظاہر نہاں ہے لکھا انجام اپنا ہوا  
اور عذاب انہی میں گرفتار ہوگا جہت میں یہ جہنم شوشی ہو  
کہ خدا ہی کا دعوے کیا جاوے



چٹا لوی  
چٹا لوی کے ذکر آئے ہیں معلوم ہوا کہ اس نے  
غاز میں بھی کچھ دیر دل کی پر انہیات اور دوسرے شریف کو  
دلیہ اور بھی بعض تبدیلیاں کی ہیں حضرت اقدس نے فرمایا

کے تحفے کو خدا تک فرما دیا اور آپ کی شہادت اور وصیت اسلامی  
سے تقاضا کیا کہ اس کے متعلق ایک اشتہار بطور نمونہ کے  
لکھا جاوے کہ میں یہ دیکھا جاوے مولوی محمد حسین نے  
اپنے اس نے افراہ اور تقریباً راہ اختیار کی ہے اور یہ خدا  
تعالیٰ کا فضل ہے کہ اس نے ہم کو صراط مستقیم پر لکھا ہے  
آپے کتاب سنت اور حدیث کے متعلق وہی فرمایا جو بار بار  
الحکم میں دین ہو چکا ہے فرمایا ہی ہیشہ دو چیزیں لکھ آئے ہیں  
کتاب اور سنت ایک خدا کا کلام ہوتا ہے اور دوسرے سنت  
یعنی اس پر عمل کر کے دیکھا دیتے ہیں وہنا کے کلام بھی بغیر اس ہیز  
چلیکے تھی سب اس جو استاد بنانا ہے پھولس کو مل کر کے بھی  
دیکھا دیتا ہے پس یہی کلام اللہ تعالیٰ ہے سنت بھی یقینی ہے  
خدا کا شکر ہے کہ اس نے ہم کو صراط مستقیم پر لکھا کر کہا  
ہے وہاں میں نے افراہ کی قرآن پر حدیث کو قاضی ٹیپا اور  
قرآن کو اس کے آگے سنتیہ کی طرح کہہ کر دیا اور چکر الہی  
نے تقریباً کی رہا بلکل ہی حدیث کا کارکر دیا اس نے کائنات  
ہے اس کی اصلاح ضروری ہے ہو کہ وہاں حکم شہر ایسے اس  
لے ہم ایک اشتہار کے دریلوس علی کو لکھا کہ چلیکے اور سنو  
چلیکے لکھیں گے اول خوش بعد دروش جسہ پر خدا تعالیٰ  
لے ہو کہ لایا ہے اس پر اگر غور کیا جاوے تو ایک لذت آتی ہے قرآن  
شریف نے کیا شہدیک فیصلہ فرمایا ہے فہای حدیث بعد  
یوھنن اگر دوسری جگہ فرمایا فہای حدیث بعد اللہ  
وایا نیک یوھنن یہ ایک تم کی پیشگویی ہے جو ان دہا ہونے  
متعلق ہے اور سنت کی نفی کرنے والوں کے لئے فرمایا ان ستم  
تھبون اللہ فابتعون یحسم اللہ (الحکم)  
مغرب اور عشا کے تہ حضرت اقدس بوجہ دعوات طبع تیرین

۲۱ نومبر ۱۳۸۵ھ بروز جمعہ  
فجر اس وقت کی نماز حضرت اقدس نے باجماعت ادا کی اول  
نماز سے پیشتر آتے ہی شہر رحمت اللہ صاحب مالک بنی ہوس  
لاہور سے خطاب ہو کر ان سے اوکے سفر کے حالات اور  
سفر دریافت فرمایا اور کہ کل جی آپ نے زمین چار پانچ ہزار  
کے مسافر اقدس نے مجلس فرمائی اور راستہ کی تکالیف وغیرہ کی  
نسبت شہر صاحب موصوف سے حالات دریافت فرماتے رہے  
ایکے بعد شہر کی سنت آپ نے اپنے شیخ صاحب  
سے استفسار فرمایا آپ نے لکھے گئے تھے شیخ  
صاحب موصوف نے عرض کی کہ میرے رواد چوتھے  
سے ایک دن پیشتر میرے خدا ملا تھا میں اسی روز پنج  
دو دوستوں سمیت اسکان پر گیا پچھلے گھر  
آئی اور وہاں اپنا ایڈس دیا وہ اندر مل گئی تو  
پوڑ پائی اور ہر چنداں سے تائید کی کہ چھٹے سے ملنا چاہتا  
میں مگر بار بار یہی جواب ملا کہ اس وقت مٹر چلنا مل سکتا  
ہے یہ جب پہلے کا حال اس پوڑ سے پوچھا تو اس نے

نے فرمایا کہ اگر کار آسمانی کیلئے رہ جاوے گا اور پھر اور کراڈ کار ہوئے سب اور ہجے کے تریب حضرت اقدس تشریف لے گئے

## ضمیمہ نزول المیح

بقیمہ مصنون اعجاز احمدی

(گذشتہ اشاعت آگے)

وہ نشان جو انکو دکھائے گئے اگر فوج کی عوام کو دکھائے جاتے تو وہ غرق نہ ہوتی اور اگر لوط کی قوم ان سے اطلاع پاتی تو ان پر جبر نہ ہوتے مگر یہ لوگ سورج کو دیکھتے ہیں اور کہتے ہیں کہ رات ہے یہ تو یہود سے بھی بڑھ کر خدا کے نشانوں کی تکذیب ہیں اور کسی زمانہ میں اسکا انجام چاہتے ہیں ہوا دکھایا اب چاہو جائے گا مگر اس زمانہ میں وہ میرے پہل گئی اور دل سخت ہو گئے اور ہنسنے اور تے ہیں ان لوگوں کو کس سے تشبیہ دوں یہ لوگ اس اندھے سے شاہد ہیں جو آفتاب کے وجود کو انکار کرتا ہے اور اپنے اندھاپن سے شہینہ نہیں جوتا یہ لوگ ان یہودیوں اور عیسائیوں کی طرح ہیں جو صد ہا خدا کی تائیدیں اور تجربات جو آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم سے ظہور میں آئے انہیں دیکھتے اور خدا کی لڑائی اور جبر میں کو قہر کو پیش کرتے ہیں اور حضرت علی کی نسبت بھی یہودیوں کا بھی حال ہے۔

حال میں ایک یہودی کی تالیف شائع ہوئی ہے جو میرے پاس اس وقت موجود ہے گویا وہ محمد بن یحییٰ یا شہداء اللہ کی تالیف ہے وہ دینی کتاب میں لکھتا ہے کہ اس شخص عیسیٰ صلی اللہ علیہ وسلم سے جو یہودیوں میں ان کو لڑائی کی پیشگوئی کی تھی۔ وہ کہتا تھا کہ داؤد کا تخت مجھے ملے گا یا ان بلا وہ کہتا تھا کہ بارہ عواری پشت میں بارہ تخت پائیں گے کہاں بارہ کوہ تخت ملے یہود اور اسکر دیوں میں رہ رہے کہ اس سے برکت ہو گیا اور عواریوں میں سے کا نایا اور رطس نے نین مرتبہ حضرت عیسیٰ صلی اللہ علیہ وسلم کے لائق رہا۔ اور یہ کہتا تھا کہ اس زمانے کے لوگ جنوز نہیں مریں گے کہیں واپس آجائوں گا کہاں واپس آیا اور میرے یہودی لکھتا ہے کہ اس شخص کے چوٹا ہونے پر بھی کافی ہے کہ ملا کی بی کے صحیفہ میں ہیں خبر دی گئی ہے کہ سچا سچ یہودیوں میں ایسا لڑتا تھا وہ ہرگز نہیں آئے گا جب تک الیاس بنی دوبارہ دنیا میں نہ آجائے پس کہاں الیاس آسان سے نازل ہوا اور ہر اس جگہ بیت شہر چلتا ہے اور لوگوں کے سامنے اپیل کرتا ہے کہ دیکھو ملا کی بی کی کتابیں پیشگوئی تو یہ تھی کہ خود الیاس اس دنیا میں دوبارہ آئے گا اور یہ شخص جو خدا کو (جو ملتا نہیں بھیجے کے نام سے مشہور ہے) الیاس تانا ہے گویا اسکا شیل قرار دیتا ہے مگر خدا نے تو ہمیں شیل کی خبر نہیں دی اس لئے تو صاف فرماتا کہ خود الیاس دوبارہ آجائے گا اور ہم قیامت کو لگ کر پوچھے بھی جائیں تو یہی کتاب خدا کے سامنے

پیش کر دیئے کہ ان کو کہاں لکھا تھا کہ شیل الیاس قبل سے موعود بھیجا جائیگا اور ان تجربات کے بعد حضرت یحییٰ کی نسبت سخت بدزبان کرتا ہے گناہ جو ہے جو چاہے دیکھ

اب بتاؤ کہ اس یہودی اور مولوی محمد بن اور میان تاناؤ اللہ کے دل باہم متشابہ ہیں یا نہیں میری کسی پیشگوئی کے ظنا ہوئے کی نسبت کس قدر جھوٹ ہوتے ہیں حالانکہ ایک بھی پیشگوئی کی جو میں نے کلی لکھ تمام پیشگوئیاں صفائی سے پوری ہو گئیں شرعی پیشگوئیاں شرط کو پوری پوری ہو گئیں اور جو پیشگوئیاں غیر شرط کے ہیں حیدر لکھ لکھ کی نسبت پیشگوئی وہ اس طرح پوری ہو گئیں یہ تو میری پیشگوئیوں کی واقعی حقیقت ہے۔ مگر جو اس یہودی فاضل نے حضرت علی علیہ السلام کی پیشگوئیوں پر ایمان کے ہیں بلکہ وہ ایسے سخت ہیں کہ ان کا توہین بھی نہیں آتا اور اگر مولوی شہداء اللہ یا مولوی محمد بن یا کوئی پادری صاحبوں میں سے ان اعتراضات کا جواب دے سکے تو ہم ایک سو روپیہ نقد بطور انعام اس کو اے کرینگے خدا اکبر پیشگو کا یہ حال اس قوم میں بھی عجیب اسی پیشگوئیوں پر تو نسخ بھی جاری نہیں ہو سکتا تاہم خیال کیا جائے کہ وہ مسوخر ہو گئیں ہیں۔ یا ان وعید کی پیشگوئیاں جیسا کہ آخر کی پیشگوئی یا احمد بیگ کے داماد کی پیشگوئی اسی پیشگوئیاں ہیں جن کی قرآن اور تورات کے رو سے تائید بھی ہو سکتی ہے اور ان کا التوا ان کے کذب کو مستلزم نہیں کیونکہ خدا اپنے وعید کے روکنے پر اختیار رکھتا ہے جیسا کہ مسلمانوں اور عیسائیوں کا بھی عقیدہ ہے کہ ان کو توہین بھی کی پیشگوئی جو عذاب کے لئے تھی اسکے ساتھ کوئی شرط تو نہ ہو یہی نہیں تب بھی عذاب مل گیا اور کوئی مسلمان یا عیسائی نہیں کہہ سکتا کہ یوں چوٹا تھا۔ دیکھو کتاب یونہی اور در مشورہ۔

اب کس قدر تعجب کی جگہ ہے کہ میرے مخالف میرے پر وہ اعتراض کرتے ہیں جن کی رو سے ان کو اسلام ہی سے ہاتھ دھونا پڑتا ہے اگر ان کے دل میں تقویٰ ہوئی تو ایسے اعتراض کبھی کرتے جن میں دوسرے نبی شریک غالب ہیں اور ہر تعجب یہ کہ ہزار سال پیشگوئیاں جو میں صفائی سے پوری ہو گئیں نظر نہیں آتے اور اگر کوئی پیشگوئی اپنی حماقت سے سمجھ میں نہ آئے تو بار بار اس کے تکرار کیے ہیں کیا یہ ایسا ہے اگر ان کو طلب حق ہوئی تو ان کے لئے طریقہ تصدیق آسان تھا کہ وہ خود قادیان آئے اور میں انکی آمد و رفت کا غریب بھی دیدیتا اور بطور مہمانوں کے ان کو کھانا دے دے دل کہو لکھا اپنی تسلی کر لیتے دور سے بغیر دریافت پوری حقیقت کے اعتراض کرنا بجز حماقت یا تعصب کے

اور کیا اس کا سبب ہو سکتا ہے۔ اس طرح کے بیوقوف ایک مرتبہ پانچو کے قریب حضرت یحییٰ سے مرتد ہو گئے تھے کہ اس شخص کی پیشگوئیاں میرے منظر تکلیف اور راسل یہود اور اسکر دیوں کی ہوتی تھیں سبب یہ کہ علامہ مینا میخیدو گئے تھے کہ سب بات کچھ ہی اور داؤد کے تخت والی پیشگوئی پوری نہ ہوئی آخر یہ وہی ہے کہ مرتد ہو گیا سچ کو یہ بھی خبر نہ ہوئی کہ یہ الیاس جو الیاس اور خواہ خواہ اسکے لئے بھی یہی تخت کا وہ کیا ایسا ہی خبر مخالفوں نے حدیث کے سفر پر اعتراض کیا کہ یہ پیشگوئی پوری نہیں ہوئی اور سب غول طبل دلائل کہتا تھا کہ حضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی طبیعت کا رجحان اسی طرف تھا کہ ان کو کھد کے طواف کے لئے اجازت دیا جائے جیسا کہ پیشگوئی تھی اس پر بعض بد بخت مرتد ہو گئے اور حضرت عمر رضی اللہ عنہ چند روز ابتلا میں رہے اور ان کا نفس کشش کی گواہی دینے لگی اعمال نیک بجالائے جیسا کہ ان کے قول سے ظاہر ہے یہ نئے بد بختوں کے لئے موجود ہیں گھر میں اس وقت کے نادان مخالف بد بختی ہی کی طرف دوتے ہیں اور شتمناوت سر پر سوسے بار نہیں آتے کیا کیا شتمناوت بنا رکھے ہیں شتمناوت کے ہر کسے کو مس ہو کر دھوکا دھو کر بیٹھے پہلے براہین احمدیہ میں عیسیٰ علیہ السلام کے آئے کا اقرار موجود ہے اسے نادان و انہی عاقبت کیوں غریب کرتے ہو اس اقرار میں کہاں لکھا ہے کہ یہ خدا کا وحی سے بیان کرتا ہوں اور مجھے کب اس بات کا دعویٰ ہے کہ میں عالم الغیب ہوں جہاں تک مجھے خدا نے اس طرف توجہ نہ دی اور یا بار نہ سمجھا کہ تو سچ موعود ہے اور عیسیٰ فوت ہو گیا ہے نہ تک میں ہی عقیدہ پر قائم رہتا ہوں تو لوگوں کا عقیدہ ہے اسی وجہ سے کمال سادگی سے بیٹے حضرت یحییٰ کے عروج پر آئے کی نسبت براہین میں لکھا ہے جب خدا نے مجھ پر اس حقیقت کو لکھی تو میں اس عقیدہ سے باز گیا۔ میں نے بجز کمال شکر جو میرے دل پر محیط ہو گیا اور مجھے نور سے بہرہ دیا اس رسمی عقیدہ کو نہ چھوڑا حالانکہ اسی براہین میں میرا نام عیسیٰ لکھا گیا تھا اور مجھے خاتم الخلفائے اربعہ لکھا تھا اور میری نسبت لکھا گیا تھا کہ تو ہی کس صلیب کرے گا مجھے تھلا یا گیا تھا کہ تیری خبر تو ان اور حدیث میں موجود ہے اور تو ہی اس آیت کا مصداق ہے کہ ہو الذی ارسل رسولہ بالہدیٰ و دین الحق ان لیلکھ علی الدین لکھ تاہم یہ الہام جو براہین احمدیہ میں لکھا ہے کچھ طور پر درج تھا خدا کی حکمت علی نے جی نظر سے پوشیدہ رکھا اور اسی وجہ سے باوجود کہ میں براہین احمدیہ میں صاف اور روشن طور پر سچ موعود ہونا

گیا تھا مگر پھر بھی میں نے جو اس نے قبول کر کے جو میرے دل پر ڈالا گیا حضرت علیؑ کی آمد ثانی کا عقیدہ براہین احمدیہ میں لکھ دیا ہے میری کمال سادگی اور قبول پر یہ دلیل ہے کہ وہی اہل ہندو مذہب براہین احمدیہ تو مجھے مسیح موعود بناتی تھی مگر میں نے اس رسمی عقیدہ کو براہین میں لکھ دیا میں خود تعجب کرتا ہوں کہ میں نے باوجود کھلی کھلی دہی کے جو براہین احمدیہ میں مجھے مسیح موعود بناتی تھی کیونکر اس کتاب میں یہ رسمی عقیدہ لکھ دیا ہے

پھر میں قریباً بارہ برس تک جو ایک زمانہ وار ہے بالکل اس سے بے خبر اور غافل رہا کہ خدا نے مجھے بڑی شد و مد سے براہین میں مسیح موعود قرار دیا ہے اور حضرت علیؑ کی آمد ثانی کے رسمی عقیدہ پر جا رہا جب بارہ برس گزر گئے تب وقت لگ گیا کہ میرے پر اصل حقیقت کھول دی جائے تب تو اتر سے اس بارہ میں الہامات شروع ہوئے کہ تو ہی مسیح موعود ہے

اور اپنا دعوے پیش کرتا اور کیونکر ممکن تھا کہ میں اسی براہین میں یہ بھی لکھ دیتا کہ عیسیٰ علیہ السلام دوبارہ دنیا میں آئے گا ان دونوں متناقض عقیدوں کا ایک ہی کتاب میں جمع ہونا اور میرا اس وقت مسیح موعود کا دعویٰ نہ کرنا ایک منصف جج کو اس سامنے کو ظاہر کرنے کے لئے مجبور کرنا ہے کہ درحقیقت میرے دل کو اس دہی اہل کبریت سے غفلت رہی جو میرے مسیح موعود ہونے کے بارے میں براہین احمدیہ میں موجود تھی اس لئے میں نے ان دو متناقض باتوں کو براہین میں جمع کر دیا ہے

اگر براہین احمدیہ میں فقہاء نے ذکر ہونا کہ وہی عیسیٰ علیہ السلام دوبارہ دنیا میں آئے گا اور میرے مسیح موعود ہونے کی نسبت کچھ ذکر نہ ہونا تو البتہ ایک جلد باز کسی قدر اس کلام سے فائدہ اٹھا سکتا تھا کہ براہین احمدیہ سے بارہ برس بعد کیوں اس پہلے عقیدہ کو چھوڑ دیا گیا گویا ایسا لکھنا بھی فضول تھا کیونکہ انبیاء اور معلمین صرف دہی کی سچائی کے ذمہ دار ہوتے ہیں اپنے اجتہاد کے کذب اور غلاف و اتعاب سے وہ خود نہیں ہوسکتے کیونکہ وہ ان کی اپنی رائے ہے نہ خدا کا کلام تاہم عوام کے آگے یہ دھوکا پیش جا سکتا تھا مگر اب تو ایسے پوچھ غرضان کو قدم رکھنے کی جگہ نہیں کیونکہ اسی براہین احمدیہ میں اظہار دعویٰ سے بارہ برس پہلے جا چکا مجھے مسیح موعود قرار دیا گیا ہے اور عقلمند کے آگے میری سچائی کے لئے یہ نہایت صاف دلیل ہے غرض براہین احمدیہ میں حضرت علیؑ کی دوبارہ آمد کا ذکر ایک نادان کو اس وقت دھوکا دیکھتا تھا جبکہ براہین احمدیہ میں میرے مسیح موعود ہونے کی نسبت کچھ ذکر ہوتا مگر وہ ذکر تو ایسا صاف تھا کہ تو پادشاه کے مولوں کو عہد و پیمان اور عبداللہؑ اسی زمانہ میں اقراض کیا تھا کہ یہ شخص اپنا نام عیسیٰ رکھتا ہے اور عیسیٰ کی نسبت جعفر بنیشکیو یاں ہیں وہ سب اپنی طرف منسوب کرتا ہے اور ان کا جواب جو دہی محمد صلی نے اپنے ریلوے میں دیا تھا کہ یہ فقرائے فضول ہے کیونکہ اسی براہین میں حضرت عیسیٰ کی آمد ثانی کا اقرار بھی تو موجود ہے

کا اقرار تھا اور پھر بارہ برس بعد اس آمد کے انکار کیوں کیا گیا مگر ایک طرف دہی اہل کبریت کا براہین میں مجھے مسیح موعود قرار دینا اور ایک طرف اسکے برخلاف میرے علم سے رسمی عقیدہ کے طور پر آمد ثانی مسیح کا ہونا یہ ایسا امر ہے کہ عقلمند اس سے سمجھ سکتا ہے کہ یہ خاص خدا کی حکمت علی ہے غرض خدا کی حکمت علی نے مجھے اس غلطی کا مرتکب کر کے کہ میں نے عیسیٰ کی آمد ثانی کا اسی کتاب میں ذکر کر دیا جہاں میرے مسیح موعود ہونے کا ذکر تباہی سادگی اور صمیمیت اور ظاہر کر دیا ورنہ کیا شک تھا کہ وہ سب الہامات جو براہین احمدیہ میں مذکور ہیں جن کو مجھے مسیح موعود بناتے ہیں وہ تمام اقرا پر محمول ہوتے اور یہ بات تو کوئی عقل سلیم قبول نہیں کرے گی جو دھوکے مسیح موعود ہونے کا براہین احمدیہ سے بارہ سال بعد پیش کیا گیا ایسا منصوبہ اپنی مدت پہلے بنا رکھا تھا غرض اسی کتاب میں عیسیٰ میرے مسیح موعود ہونے کا ذکر ہے حضرت علیؑ کی آمد ثانی کا بھی ذکر ہونا میری سادگی اور عہد اقرار پر ایک زندہ گواہ ہے

پس جب اس بارہ میں انتہائی ملک خدا کی دہی پہنچی اور مجھے حکم ہوا خاص مدح با قوس یعنی جو مجھے حکم ہوتا ہے وہ قبول کر لو گوں کو سنا سنا اور بہت سے نشان مجھے دیئے گئے اور میرے دل میں روز روشن کو طرح یقین بٹھا دیا گیا تب میں نے پیغمبر لوگوں کو سنا دیا یہ خدا کی حکمت علی میری سچائی کی ایک دلیل تھی اور میری سادگی اور عدم بناوٹ پر ایک نشان تھا اگر یہ کام عباد انسان کا ہوتا اور انسانی منصوبہ کی جڑ ہوتی تو میں براہین احمدیہ کے وقت ہی یہ دھوکے کرتا کہ میں مسیح موعود ہوں مگر خدا نے میری نظر کھول دی میں براہین کی اس دہی کو نہ سمجھ سکا کہ وہ مجھے مسیح موعود بناتی ہے یہ میری سادگی تھی جو میری سچائی پر ایک عظیم نشان دلیل تھی ورنہ میرے مخالف مجھے بتا دیتے کہ میں نے باوجودیکہ براہین احمدیہ میں مسیح موعود بنایا تھا بارہ برس پہلے ان ہی اہل کبریتوں براہین میں خدا کی جگہ کے مخالف لکھ دیا تھا یہ اہل غرضان جو ظہور میں آیا کہ یہ طریق ہے ایرانی نہیں کہ براہین احمدیہ کی اس عبارت کو تفسیر کرتے ہیں جہاں میں نے معمولی اور رسمی عقیدہ کی رو سے مسیح کی آمد ثانی کا ذکر کیا ہے اور یہی نہیں کرتے کہ اسی براہین احمدیہ میں مسیح موعود ہونے کا دعویٰ بھی موجود ہے یہ ایک لطیف استدلال ہے جو خدا نے میرے لئے براہین احمدیہ میں پہلے سے طیار کر رکھا ہے البتہ میں بھی گواہی دیکھتا ہوں کہ براہین احمدیہ کے وقت میں اس سے بے خبر تھا کہ میں مسیح موعود ہوں تب ہی تو میں نے اس وقت یہ دعویٰ نہ کیا پس وہ الہامات جو میری پیروی کے زمانے میں مجھے مسیح موعود قرار دیتے ہیں ان کی نسبت کیونکر شک ہو سکتا ہے کہ وہ انسان کا اقرا نہیں کیونکہ اگر وہ میرا اقرا ہوتے تو میں اسی براہین میں اس سے فائدہ اٹھاتا

ہیں اپنے اجتہاد کے کذب اور غلاف و اتعاب سے وہ خود نہیں ہوسکتے کیونکہ وہ ان کی اپنی رائے ہے نہ خدا کا کلام تاہم عوام کے آگے یہ دھوکا پیش جا سکتا تھا مگر اب تو ایسے پوچھ غرضان کو قدم رکھنے کی جگہ نہیں کیونکہ اسی براہین احمدیہ میں اظہار دعویٰ سے بارہ برس پہلے جا چکا مجھے مسیح موعود قرار دیا گیا ہے اور عقلمند کے آگے میری سچائی کے لئے یہ نہایت صاف دلیل ہے غرض براہین احمدیہ میں حضرت علیؑ کی دوبارہ آمد کا ذکر ایک نادان کو اس وقت دھوکا دیکھتا تھا جبکہ براہین احمدیہ میں میرے مسیح موعود ہونے کی نسبت کچھ ذکر ہوتا مگر وہ ذکر تو ایسا صاف تھا کہ تو پادشاه کے مولوں کو عہد و پیمان اور عبداللہؑ اسی زمانہ میں اقراض کیا تھا کہ یہ شخص اپنا نام عیسیٰ رکھتا ہے اور عیسیٰ کی نسبت جعفر بنیشکیو یاں ہیں وہ سب اپنی طرف منسوب کرتا ہے اور ان کا جواب جو دہی محمد صلی نے اپنے ریلوے میں دیا تھا کہ یہ فقرائے فضول ہے کیونکہ اسی براہین میں حضرت عیسیٰ کی آمد ثانی کا اقرار بھی تو موجود ہے

ہیں میں خدا کی حکمت عملیوں پر قربان ہوں کہ کیسے لطیف طور سے پہلے سے میری بریت کا سامان براہین میں تیار کر رکھا اگر براہین احمدیہ میں حضرت عیسیٰ کی آمد ثانی کا کچھ بھی ذکر ہوتا اور صرف میرے مسیح موعود ہونے کا ذکر ہوتا تو وہ شور و جہاں سال بعد پڑا اور تکبیر کے فتوے طیار ہوئے یہ شور و جہاں وقت پڑا تا اور اگر براہین میں صرف حضرت مسیح کی آمد ثانی کا ذکر ہوتا اور میرے مسیح موعود ہونے کے الہامات اس میں مذکور نہ ہوتے تو جہاں کے ہاتھ میں ایک جگہ آجاتی کہ براہین میں تو حضرت عیسیٰ کی آمد ثانی

افسوس کہ بارے مخالفوں کی کچھ سی عقل ماری گئی ہے کہ وہ ہر بات کی ایک ٹانگ لے لیتے ہیں اور دوسری چوڑھ دیتے ہیں احم عیسیٰ کے ذکر کے وقت شرط کا نام نہیں لیتے اور اس کا پیشگوئی کے مطابق مرجعانا اور داخل قبر جیسا ناچو پہلے سے بیان کیا گیا تھا زبان پر نہیں لاتے اور جن واقعات ثابت ہوتا ہے کہ احم نے آنحضرت صلوٰۃ کو جمال کھنے سے رجوع کیا ان واقعات کا نام نہیں لیتے کہ یہ جمال ان واقعات کی طرف اشارہ کیا کریں سب کہا جاتا ہے کہ جب احمدیہ کے داماد کا ذکر کرتے ہیں تو ہرگز لوگوں کو نہیں بتلاتے کہ ایک حصہ اس پیشگوئی کا مبیعا کے اندر پڑا ہو چکا ہے یعنی احمدیہ کے مبیعا کے اندر گیا اور دوسرا حصہ شمالی انتظار ہے اور یہ بھی نہیں بتلاتے کہ پیشگوئی عہد کے متعلق اور نیز شرعی تھی جیسا کہ الہام تولی تولی خان اللہ علی عقیدت سے ظاہر ہوتا ہے جو کہی و خدشات ہو چکا تھا اور ظاہر ہے کہ ایسی سوچ بعد جو احمدیہ کی موت تھی خوف و انگیز ہونا ایک طبی امر تھا پس اسی خوف سے دھڑکتے کے پورے ہونے میں تاخیر ہو گئی جیسا کہ دہی کی پیشگوئی میں عادت اللہ ہے مگر یہ بدانتیں مخالف ان امور کا بھی ذکر بھی نہیں کرتے اور یہودیوں کی طرح اصل صورت حال کو مسخ کر کے ایسے طور سے تقریر کرتے ہیں جہاں جابلو گوں دن میں شہات ڈال دین بلکہ ان لوگوں نے تو یہودیوں کے بھی کان کاٹے تاکہ نہ کہ یہ لوگ تو بات بات میں اقرا سے کام لیتے ہیں جیسا کہ مولوی شاد اللہ نے مرصع مذکی بحث میں بھی کارروائی کی اور دھوکا دیکر کہ ایک شخص نے اپنی ایک پیشگوئی میں لکھا تھا کہ لڑکا پیدا ہوگا مگر لڑکی پیدا ہوئی اور بعد میں لڑکا پیدا ہو کر مر گیا اور پیشگوئی جھوٹی نکلی باقی آئندہ



اب ان پہلے انسان کوئی پوچھے کہ اگر بتا رہی بیان میں کوئی ہے ایمانی اور جہوت نہیں تو توحید الہام شائع کردہ پیش کر جو میں خدا خبر دیتا ہو کہ ضرور اس کے دھڑکا پیدا ہو گا یا یہ ضرورتاً ہو کر لڑکی کے بعد پیدا ہو کر لڑکا ہی ہو گا وہ لڑکا ہے نہ لڑکی اگر ہم نے یہ خیال بھی کیا ہو کہ شاید یہ لڑکا وہی ہے تو ہمارا خیال کیا چیز ہے جب تک اہلی کبلی دینی الہی نہ ہو۔ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے اپنے نفس خیال سے یہ گمان کیا تھا کہ عامہ کی طرف میری بھرت ہوگی مگر وہ خیال صحیح نکلا اور آخر میں کی طرف ہوتی۔ اور اگر پیشگوئی میں یہ ضرورتاً کہ پہلے ہی عمل سے دھڑکا پیدا ہو گا تو وہی الہی بن یہ الفاظ ہوئے چاہئے تھے مگر کیا کوئی کہہ سکتا ہے کہ وہی بن کوئی لفظ تھا دیکھو حضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی نسبت نبی اسراہیل کے کی نبیوں نے پیشگوئی کی تھی کہ وہ پیدا ہو گا مگر بہت سے نبیوں کے آنے کے بعد بیکے آخر میں آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے اب کیا کوئی اعتراض کر سکتا ہے کہ ان نبیوں کی پیشگوئی میں انہوں نے غلطی کیونکہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم موسیٰ کے بعد پورے دو ہزار برس گزرنے کے بعد پیدا ہوئے حالانکہ توحید کی پیشگوئی کی مدت یہودی خیال کرتے تھے کہ وہ نبی جلد پیدا ہو جائیگا۔ اور ایسا نہ ہوا بلکہ درمیان میں کئی نبی آئے۔ پس ایسے اعتراض باطل و بے بنیاد اور یا نہایت درجہ کا غیث انسان جسکو خدا کا خوف نہیں۔

یہ باتیں مولوی ثناء اللہ نے مقام مذکور کے مباحثہ میں پیش کی تھیں ان باتوں سے ہر ایک خدا ترس سمجھ سکتا ہے کہ کہاں تک ان مولوی صاحبوں کی توحید پہنچ گئی ہے وہ جو ش تعصب سے منہاج نبوت کو اور اس صحابہ کو جو نبیوں کی شناخت کے لئے مقرر ہے پیش نظر نہیں رکھتے اور ہر ایک اعتراض ان کا سر اسر جھوٹ اور شیطانی منصوبہ ہوتا ہے اگر یہ سچے ہیں تو قادیان میں کچھ کسی پیشگوئی کو چھوڑنا تو ثابت کریں اور ہر ایک پیشگوئی کے لئے ایک ایک سورہہ و آیت دیا جائیگا اور آمد و رفت کا کراہی علیحدہ لیکن اس تعین کیونکہ یہ نبوت کو معیار صدق و کذب کے لئے لہا و لہو میں یقیناً کہتا ہوں کہ اگر میرے معجزات اور پیشگوئیوں ان کے نزدیک صحیح نہیں تو انکو تمام انبیاء علیہم السلام سے انکار کرنا پڑے گا اور آخر ان کی موت کفر پر ہوگی۔

انہوں نے یہ لوگ خدا سے نہیں ڈرتے۔ انہا رہا انباران کے دامن میں جہوت کی نجاست ہے عیسائیوں اور یہودیوں کی پیروی کرتے ہیں عیسائی کہا کرتے تھے کہ آنحضرت کے لئے قرآن شریف میں نبی کی پیشگوئی کی گئی تھی تو آپ نے جنگیں کیوں کیں اور دشمنوں کو حیلوں تدبیروں سے قتل کیوں کیا آج اسی قسم کے اعتراض یہ لوگ پیش کر رہے ہیں مثلاً کہتے ہیں کہ احمد بیگ کی لڑکی کے لئے انکے قلب کی

تالیف کے لئے حیلوں سے کیوں کوشتش کی گئی اور کیوں احمد بیگ کی طرف ایسے خط لکھے گئے مگر انہوں نے یہ دونوں بیخوبی میں اور یہودی یہ نہیں سمجھتے کہ پیشگوئیوں میں مان کر کوشتش سچا نہیں کیا گیا جس شخص کو خدا نے خیر دے کہ فلاں جیاد چاہا ہو گا اس کو شیع نہیں ہے کہ وہ دعایا کرے کیونکہ اس کے دہانے سے اچھا ہونا مقدر ہو جو شخص ایسی کوشتش کرنا نہ عیسائیوں اور یہودیوں کے نزدیک ممنوع ہے نہ اسلام میں مولوی ثناء اللہ نے اسی لئے کے مباحثہ میں یہ اعتراض بھی پیش کیا ہے کہ جو ذلت کی پیشگوئی محمد میں اور جعفر زلی اور ان کے دوسرے رفیق کی نسبت کی گئی تھی وہ پوری نہیں ہوئی مگر یہ لوگ لہو لہو اعتراض بھونچتے ہیں یہودی مشابہت کیونکہ مبنی میرے نزدیک ضروری تھا کہ ایسے اعتراض ہوتے اسے پہلے ماس جس حالت میں اسی مقدمہ کے آثار میں مولوی محمد میں کی وہ تحریر پوری گئی جو توحید کی تفسیر کے مخالف ہے تو کیا ایک مالانہ حیثیت کی نظر سے اس کی ذلت اور رسوائی نہیں ہوئی یعنی میرے مقابل تو اس نے ثناء اللہ میں مہدی موعود کا انکار کفر قرار دیا اور شر پچا کیا یہ شخص اسلام کے عقیدہ مسلمہ کی نفی اور حق ہی پر مہدی موعود کا انکار ہو گا اور مسلمان سے نازل ہو گا اور ہر گز غرضت کے خوش کر کے لئے مہدی کا انکار کیا وہ رسالہ اس کا پکا دیا اور اس پر کے ہاں یہ کفر کا فتویٰ بھی لگایا گیا اب کہو اس منافقانہ کاروائی سے اس کی عزت ہوئی یا ذلت۔ ذلت صرف اس کا نام نہیں کہ برسر بار بار کسی کے سر پر جو تے پڑیں بلکہ جو شخص مولوی اور تفتی جوئے کا دعویٰ کرتا ہے اس کا منافقانہ چلن اگر ثابت ہو جائے تو اس سے بڑا کراس کی کوئی ذلت نہیں منافق سے ذلیل تر اور کوئی نہیں ہوتا ان المناقضات فی الذلک

سہل سفلی من الذلایہ کس تدریسا ہی کا لیا ہے کہ لوگوں نے کیا بیان کیا کہ مہدی کا آنا حق ہے اور انکار کفر ہے اور جو بڑا لیا ہوگی اور گورنٹ کو خوش کر نیکی ہے کہنا کہ سب جہوت ہے اگر اب بھی ذلت نہیں ہوئی تو ہمیں اقرار کرنا پڑیگا کہ آپ کوئی کی عزتیں ایک ریختہ کی حالت کو بھی زیادہ ہیں کسی بدعتی کو انہیں فرق نہیں آتا۔ رہی عورت جعفر زلی کی پس ان لوگوں کا کوئی مستقل وجہ نہیں یہ سب مولوی محمد میں کی سایہ ہیں وہ ان کا ایڈوکیٹ جو ہوا ایک ایڈوکیٹ کی ذلت ثابت ہو گئی تو کیا ان کی ذلت چھپے رہ گئی سایہ چھپا اس کا تاج ہوتا ہے جبکہ اصل رخت ہی گر پڑا تو سایہ کیونکر گزار سکتا ہے ابھی اگر کسی شک ہو تو دونوں بیان مولوی محمد میں کے میرے پاس موجود ہیں ایک بیان تو خود کے خوش کر نیکی لئے اور دوسرا بیان گورنٹ کے خوش کر نیکی لئے وہ دونوں چشم خود مجھ کے اور ہر ایک انصاف کرے کہ مولوی کہنا کہ اور موعودوں کا ایڈوکیٹ بن کر یہ منافقانہ کارروائی کیا یہ موجب عزت ہے یا ذلت۔

ہم نے تو اس زمانے میں یہودیوں کے لئے اور ہم ایمان لائے کرت توحید المعصوب علیہم اسی باکی طرف اشارہ کرتی تھی کہ ہم میں بھی معصوب علیہم ضرور پیدا ہونگے نہ ہو گئے اور پیشگوئی کی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کی پوری ہو گئی مگر کیا آیت کہی تھی تو ہم نے ان کی تقدیر میں یہودیوں کی لکھا تھا اس عمل کو ہم خدا کی طرف ہرگز کبھی غصہ نہیں کر سکتے کہ یہودیوں کو دوسرے کے لئے توحید اور مسیح اسراہیل سے آوے ایسی کارروائی ہے تو اس امت کی ناک کشی ہے اور اس منطابق لائق نہیں رہتی کہ اس کو توحید کہا جائے پس اس امت کا یہودیوں کا کیا تعلق معصوب علیہم سے سمجھا جاتا ہے اس کا کچھ ہوتا ہے کہ یہودی معصوب علیہم کے مقابل یہودیوں کا شیل بھی اس امت پر ہے آوے ایسی کی طرف تو اس آیت کا اشارہ ہے اھذ ذالصلی احاطا لمسنہم صراط الذین ائمت علیہم انفس کے وہ حدیث بھی اسی زمانہ میں پوری ہوئی جس میں کہا تھا کہ مسیح کے زمانے کے علاوہ ان سب لوگوں سے بدتر ہوں گے جو زمین پر رہتے ہوں گے اور پہلے یہودیوں پر ہم کیا انفس کریں وہ تو اعتراض کے وقت کتاب اللہ کو پیش کرتے تھے کہ جو سنتے نہیں سمجھتے ہو مگر یہ لوگ صرف من گھڑت باتیں پیش کرتے ہیں اور یہودیوں حضرت عیسیٰ کے معاملہ میں اور ان کی پیشگوئیوں کے بارے میں ایسے قوی اعتراض کر سکتے ہیں کہ ہم بھی ان کا جواب دیتے ہیں حیران ہیں بغیر اس کے کہ یہ کہیں کہ ضرور عیسیٰ نبی ہو کر نہ قرآن نے اس کو نبی قرار دیا ہے اور کوئی دلیل ان کی نبوت پر قائم نہیں ہو سکتی بلکہ ابال نبوت پر کئی طائل قائم ہیں یہ احسان قرآن کا ان پر ہے کہ ان کو بھی نبیوں نے دے دوسرے میں لکھ دیا اس وجہ ہم ان پر ایمان لائے کہ وہ سچے نبی ہیں اور ہرگز بدتر ہیں ان تہمتوں سے معصوم ہیں جو انہوں نے ان کی مان پر لگائی تھی قرآن شریف سو ثابت ہوتا ہے کہ بڑی آیتیں انہیں دہنیں۔

و ما قتلوا وما صلبوا

نشد لہم (الحمد) و سورہ نثار اس آیت میں دو وزن جملوں کا جو اپنے اور غلام صائب کا یہ ہو کہ نا تو عیسیٰ کی تاجا زولادت ہو اور نہ وہ صلیب پر ابلکہ دھوکے سے جو لیا گیا کہ لیا ہے اس لہجہ وہ مقبول ہے اور اس کا جلیوں کی طرح رنج ہو گیا ہے اب کہا ہین وہ مولوی چا سمان پر حضرت عیسیٰ کا جسم پہنچاتے ہین بیان تک تو سب جہگڑا ان کی روح کے متعلق تھا جسم سے ہنکچہ علامتہ نہیں +

مزن قرآن شریف ہے حضرت مسیح کو سچا قرار دیا ہے لیکن انوس سے کہنا چاہئے کہ ان کی پیشگوئیوں پر یہود کے سخت اعتراض ہین جو ہم کس طرح انکو دفع نہیں کر سکتے مرن قرآن سہارے ہم نے مان لیا ہے اور نیچے دل سے قبول کیا ہے اور بخواس کے ان کی نبوت پر ہمارے پاس کوئی بھی دلیل نہیں عیسیٰ کی توان کی خدائی کو رو تے ہین مگر بیان نبوت بھی انکی ثابت نہیں ہو سکتی ہائے کسک آگے یہ بات لے جائیں کہ حضرت عیسیٰ علیہ السلام کی تین پیشگوئیاں صاف طور پر چھوٹی نکلیں اور آج کون زمین پر جو جو اس عقدہ کو حل کر سکتے ان لوگوں پر وہ دیا ہے جو میرے معا طمین سچ کو چھوٹ بنا رہے ہین ہمارے نبی صلی اللہ علیہ وسلم پر خدا تعالیٰ کا نہایت فضل ہے کہ میرے شخص لوگوں کے سامنے شرمندہ نہیں ہوگا جو اس نبی مقبول کا سچا تابع ہے میں ان نادانوں کو کیا کہوں اور کیونکر ان کے دل میں سچائی کی محبت ڈالوں جو نقالوں کی طرح پھرتے ہین اور ٹھٹھا اور ہنسنا کا کام ہے اور سوخی ان کا شیشہ ہے صد ہا نشان آفتاب کی طرح چمک رہے ہین مگر انکو نزدیک ایک کوئی نشان

ظاہر نہیں ہوا میں نے سنا ہے کہ مولوی ثناء اللہ امرت سہری کی دستخطی تحریر میں نے دیکھی ہے جس میں وہ درخواست کرتا ہو کہ میں اسٹو کے فیصلے کے بدلے نو ہشتند ہوں کہ فریقین یعنی میں اور وہ میرا کریں کہ جو شخص ہم دونوں میں سے جو ٹھٹھا ہے وہ سچے کی زندگی میں ہی مر جائے اور نیزہ بھی خواہش ظاہر کی کہ وہ اعجاز الہیہ کی مانند کتاب ظاہر کر جو ایسی ہی فصیح بلع ہو اور انہیں مقاصد پر مشتمل ہو سو اگر مولوی ثناء اللہ صاحب نے یہ خواہشیں دل سے ظاہر کی ہر اتفاق کے طور پر نہیں تو اس سے ہنر کیا ہے اور وہ اس امت پر اس تفرقہ کے زمانے میں بہت ہی احسان کرینگو کہ درمیان بلکران دونوں دروہوں سے حق و باطل کا فیصلہ کر لینے یہ تو انہوں نے اچھی تجویز نکالی اب اس پر قائم ہین تو بات ہے +

اگر ایک کذاب دنیا سے کوٹ کر جائے اور باقی لوگوں کو ہدایت ہو جائے تو ایسے مقابلہ والا نبی کا اجرا لیا گیا لیکن ہم موت کے مابین اپنی طرف سے کوئی چیز نہیں کر سکتے کیونکہ حکومت کاٹھا ایسے چیلنج ہو گیا ہمارے ہاں مولوی ثناء اللہ صاحب اور دوسرے مخالفوں کو مع نہیں کر لیا ایسے چیلنج سے ہمیں جواب دینے کے لئے مجبور کریں خواہ وہ مولوی ثناء اللہ ہوں یا کو

کوئی ایسا مولوی ہو جو شامیر میں سے اور اپنی جماعت میں عزت رکھتا ہو جس کے بار میں کم سے کم پچاس معتمد ہوں اس کے ہتھار پر تصدیق شہادۃ شکر دین اور جو کہ مولوی ثناء اللہ صاحب اپنی تحریر کرو سے ایسے چیلنج کے لئے طیار بیٹھے ہوئے معلوم ہوتے ہین پس ہمیں اس سے کوئی انکار نہیں کر وہ ایسا چیلنج دین بلکہ ہماری طرف سے انکو اجازت ہے کیونکہ ان کا چیلنج ہی فیصلہ کے لئے کافی ہے مگر شرط یہ ہوگی کہ کوئی موت قتل کے رو سے نہ ہو بلکہ محض بیماری کے ذریعہ سے مثلاً طاعون سے یا ہیضہ سے یا اور کسی بیماری سے تا ایسی کارروائی حکام کے لئے تشویش کا موجب نہ ٹھہرے اور ہم بھی دعا کرتے ہین کہ ایسی موتوں سے بے وفیقین محفوظ رہیں مرن وہ موت کا ذب کو آوے جو بیماری کی موت ہوتی ہے اور بھی ملک فریق ثنائی کو اختیار کرنا ہوگا اور یاد ہے کہ ہمارے قتل کی پیشگوئی ایک خاص پیشگوئی تھی جو یکدم کے متعلق تھی اس میں خدا نے یہی ظاہر کیا تھا کہ وہ قتل کے ذریعے سے مرگا اور ایسا ہی ظاہر کیا گیا اور میں خیال کرتا ہوں کہ اس قتل کو جانے کا سبب یہ ہوا کہ اس نے سخت زبان درازی ہمارے نبی صلی اللہ علیہ وسلم اور تمام نبیوں کی نسبت اختیار کی اور خدا نے وہ کلاس کی زبان درازی انتہا تک پہنچ گئی ہے اور اس کا لیا لیا دینے میں کسی نبی کو باقی نہ چھوڑا اب اگر وہی زبان کی پھری مشتمل ہو کر اس پر برہنہ اور عظیم الشان نشان ہوتا اور نیزہ پر یہ بڑا گناہ کیا گیا کہ ایسی چمکدار پیشگوئیوں سے دنیا کے لوگوں نے انکار کر دیا +

پس اگر مولوی ثناء اللہ صاحب ایسے چیلنج کے لئے مستعد و متگ + ہوں تو صرف تحریر ہی خط کا کافی نہ ہوگا بلکہ ان کو چاہئے کہ ایک چھاپہ ہوا شہنشاہ اس معتمدوں کا نشان کریں کہ اس شخص کو (اور اس جگہ میرا نام تبصرہ لکھیں) میں کذاب اور دجال اور کافر سمجھتا ہوں اور جو کچھ یہ شخص سچے ہوئے ہوئے اور صاحب الہام اور وحی ہوئے کا دعویٰ کرتا ہو اس دعوے کا میں جواب دہ ہونا نہیں رکھتا ہوں اور انچاہ میں تیری جناب میں دعا کرتا ہوں کہ اگر میرا عقیدہ صحیح نہیں ہے اور اگر یہ شخص فی الواقع مسیح موجود ہو اور فی الواقع عیسیٰ علیہ السلام فوت ہو گئے ہین تو مجھے اس شخص کی موت سے پہلے موت دے اور اگر میں اس عقیدہ میں صادق ہوں اور یہ شخص حقیقت و جال ہے یا مان کا فرزند ہو اور حضرت مسیح آسمان پر زندہ ہو وہ ہوں جو کسی نامعلوم وقت میں پھر آئینگے تو اس شخص کو ہلاک کرنا فتنہ اور تفرقہ دور ہو اور اسلام کو ایک دجال اور دعویٰ اور مصل سے ضرر نہ ہو نیچے آہن تم آہن پہلے اس سے اسی قسم کا مبالغہ کتاب فرج رحمانی کے صفحہ ۱۱ میں مولوی غلام دستگیر تصوری لکھ چکے ہین اور اس

بعد تھوڑے دنوں میں ہی میری زندگی میں ہی میں داخل ہو گئے اور میری سچائی کو اپنے مرنے سے ثابت کر گئے مگر مولوی ثناء اللہ اگر چاہیں تو بذات خود آزمائیں ان کو غلام دستگیر سے کیا کام کیونکہ وہ خود بھی اس کے لئے مستعدی ظاہر کرتے ہین + یہ چیلنج جو حقیقت ایک مبالغہ کا ضمن ہے اس کو غلط فہم جو منہ مذکورہ کے مطابق ہو لکھنا ہوگا جو دہرین نے لکھ دیا ہو ایک غلط کم یا زیادہ نہ کرنا ہوگا اور اگر کوئی خاص تہذیبی منظور تو پراپرٹ مخلوط کے ذریعہ سے اس کا نصف فیکرنا ہوگا اور پھر ایسے اشتہار مبالغہ پر کم سے کم پچاس معتمد آدمیوں کے دستخط ثابت ہونے چاہئے اور کم سے کم اس ضمنوں کا سات سو اشتہار ملک میں شائع ہونا چاہئے اور میں اشتہار بذریعہ رجسٹری بھیجے بھی بھیجتا ہوں + مجھے کچھ ضرورت نہیں کہ میں مبالغہ کے لئے چیلنج کروں ان کا اپنا مبالغہ جس کے لئے انہوں نے مستعدی ظاہر کی ہے میری صداقت کے لئے کافی ہے کیونکہ خدا تعالیٰ نے مراہین احمد کے زمانے سے جس کی تالیف پر ترقی ۳۴ سال گذر چکے ہین میرے لئے یہ نشان قائم کر رکھا ہے میں اقرار کرتا ہوں کہ اگر میں اس مقابلہ میں مغلوب رہا تو میری جماعت کو چاہئے جو ایک لاکھ سے بھی اب زیادہ ہے کہ سب مجھ سے میرا ہر ایک لکھ ہو جائیں کیونکہ جب خدا نے مجھے جو ہونا قرار دیا کہ ہلاک کیا تو میں جوئے کی حالت میں کسی مشینائی اور ارامہ مت کو نہیں چاہتا بلکہ اس حالت میں ایک چوٹی سے بھی بدتر ہوں گا اور ہر ایک کے لئے جائے گا

اور جو شخص ایسے چیلنج سے فتنہ کو فرو کرے گا بشرطیکہ وہ قضا کیلئے کا صفحہ روزگار میں اس کا نام بڑی عزت کسا ہتھ پھینکے گا اور جو شخص دجال بے ایمان سفری ہوگا اس کی ہڈی سے مقولہ شہورہ کی رو سے کھسک کر ہان پاک دنیا کو رات حاصل ہوگی اس سے زیادہ میں کیا کہہ سکتا ہوں اور اگر کوئی ضروری امر مجھ سے رہ گیا ہے جسکو نقصان چاہتا ہے تو مجھے طلبا عدیجا سے میں خوشی سے اس کو قبول کروں گا بشرطیکہ وہ بے مودہ نہ ہو اور حیلہ و بہانہ کی اس بد بوندہ سے اور نفوی کی بنا پر ہونہ دنیا داروں کی چال بازی کے دنگ میں اور خدا تعالیٰ جانتا ہے کہ میں چاہتا ہوں کہ کس طرح حق پس جاوے اگرچہ میں خدا کے نشانوں کو یاد دہی نہ ہوں مگر ایک کوئی آفتاب کو دیکھتا ہے اور میں خدا کی وحی پر ایسا ہی ایمان لانا چاہتا ہوں

وہ بھی لکھ دین کہ اس مقابلہ کے لئے میں پیش دہی کرتا ہوں اور میری طرف سے باقرا تمام یہ چیلنج ہے ورنہ مرن بے ہوش اور گول بیان پر توجہ ہوگی +

# عام خبریں

ٹیکہ طاعون سے جو ۱۹ سو تین ملک وال منہ گروت میں ہوئی  
 تین کی نسبت ہم نے زبانی خبریں ہی نہیں مگر اب سولہ ٹری  
 اجارہ پانویہ اخبار کے حوالے سے اس واقع کی تصدیق ہوئی ہے  
 کو واقعی میں وہ لوگ ٹیکہ لگائے سے ہلاک ہوئے ہیں ابھی تک تحقیق  
 طلب ہے کہ آیا ٹیکہ کے حق میں کس طرح سے نہر لگادہ پیدا ہو گیا ہے  
 ہمارے نزدیک بھی یہ امر قابل تعجب ہے کہ اس ٹیکہ کا عمل صرف چار سال  
 سے ہندوستان میں ہے مگر اس قدر خطرناک نتائج پیدا نہیں ہوئے  
 تھے یہ سن گیا تھا کہ اس ٹیکہ سے اکثر لوگ بعض دیگر عارض میں مبتلا ہو  
 گئے ہیں کسی کی نظر میں فرق آگیا ہے کوئی کہہ رہا ہے کہ ٹیکہ نہیں مبتلا  
 رہا ہے کسی کے تو اسے وجہیت پر اس کا بہت ناک اثر پڑا ہے  
 وغیرہ وغیرہ مگر اس تنازع میں سے نہ ہی جتنی ضرورت ہو رہی ہو  
 ملیا الصلوٰۃ والسلام کے مخالف جو کس ٹیکہ پر اس قدر نازاں بنے کر گویا  
 ان کے نزدیک ٹیکہ ایک ایسا اہل ہے جو کہ خدا تعالیٰ کا مقابلہ کرنا چاہے  
 اور اس کے ہونے جوئے طاعون نجات کے لئے نفی طہارت  
 کی کوئی ضرورت نہیں ہے خدا جانے ابھی شرمندہ ہونگے یا نہیں

امیر کابل اور روسی سولہ ٹری گزٹ دلائی اخبار سنیٹ جیز کے  
 حوالے سے لکھتا ہے کہ پیرس میں ان اخبار پر گفتگو میں  
 ہوتی ہیں جو کہ کابل میں واقع ہوئی ہیں فروری سنہ ۱۹۰۷ میں جب  
 برٹش گورنمنٹ جنوبی افریقہ کے معاملات میں دلچسپی ہوئی تھی تو  
 موقع پر یہ کہ گورنمنٹ برٹش سے یہ درخواست کی تھی کہ وہ اپنے  
 تعلقات برادر راست افغانستان کے ساتھ قائم رکھنا چاہتا ہے  
 مگر برٹش گورنمنٹ نے اس کا جواب نہ دیا پھر روس نے چاہا  
 کہ وہ دوسری طاقتوں سے اس معاملہ میں مدد دے مگر اس میں  
 اسے کوئی کامیابی نہ ہوئی اس انداز میں روس کے بیٹھ افغانستان  
 پر برٹش اثر کو کم کرنے کی کوشش میں مصروف تھا اور جس شخص کی  
 معرفت یہ خبر پہنچی ہے اس کی رائے ہے کہ جو وہ غیر چار افغانستان  
 اور برٹش انڈین گورنمنٹ کے درمیان واقع ہوا ہے اس کا یہی  
 باعث ہے انڈین گورنمنٹ سے بعض امور کی نسبت دوستانہ  
 طور پر امیر کابل سے بعض تحریکات کی نسبت بدین خیال دریافت  
 کیا تاکہ یہ امیر صاحب نے دیدہ و دانستہ اپنے کوئی کارروائی  
 نہیں کی لیکن دوستانہ تعلقات کی وجہ سے جیسے کہ اب  
 کی امید کی جاسکتی تھی امیر صاحب کی طرف سے کیسا جواب  
 آیا اس پر گورنمنٹ ہند نے امیر صاحب کا سلطانہ وظیفہ دینے  
 سے انکار کیا ہے تاہم نگار کی رائے ہے کہ خواہ کچھ ہی ہو  
 گورنمنٹ ہند بھی اس امر کو جائز نہیں خیال کرے گی کہ روس

کے تعلقات برادر راست افغانستان کے ساتھ قائم  
 ہوں کیونکہ اس سے عمدہ نتائج پیدا نہیں ہو سکتے

لندن میں ۱۹ جون سے لیکر ۱۹۰۲ء تک جو چاہہ نیلام  
 کے واسطے ہندوستان لگا اور جادو سے آئی ہے اس میں  
 سے ۱۹۰۲ء کے واسطے ۶۶ ۷۳ ۷۳ لکھے ہندوستانی  
 چار اور ۵۶ ۲۹ ۸۵ لکھے لکھا گیا اور ۵۸ ۳۳ لکھے  
 جادو کی چار کے تھے حالانکہ ۱۹۰۲ء کے لئے چھپا، کافی تھی  
 اس میں ۶۰ ۶۱ ۶۸ لکھے ہندوستانی چار ۵۹ ۵۷ ۵۳ لکھا  
 چار کے اور ۲۰ ۲۱ ۲۲ لکھے جادو کی چار کے تھے اس کے معلوم ہوتا  
 ہے کہ چار کا استعمال دل بد ترقی پر ہے۔  
 ٹیکہ قریب ایک لاکھ چار سو پانچ سو تالیس لکھ ہندوستانی  
 ہے کہ سولہ ملی طرف سے ایک عجیب خط آیا ہے وہ ایک  
 فہرست اس سادان کی دیتا ہے جو اس کے قبضہ میں آیا ہے اور  
 ہر لکھتا ہے کہ اگر اس کی خواہش ہے تو اس میں ملے کر لے کر لیا رہوں  
 اور اس کے شرائط درج کر دے ہیں اور اگر لڑائی چاہتے ہو  
 تو اسے لئے بھی طیارہ ہوں پھر تم سے لکھتا ہے کہ چونکہ کالے خوجہ  
 کو مارے تار کے اس کی توار کندہ ہو گئی ہے اس لئے اب  
 گورے فوجی اس کے مقابلہ پر آئے۔ چاہیں برٹش گورنمنٹ کے  
 سامنے لہو پیچھے۔ یا باقاعدہ ٹرپ اور۔۔۔ اسے زیادہ  
 سولائی لہوئی ہے اور ابھی۔۔۔ تو اعداد ان لوجان زنجار  
 سے آئے والے ہیں اور قریب ۵۰ کے تو ب خانہ بند  
 جانے والا ہے اس کے علاوہ ۱۰۰ زمین ۹ درے پندرہ کی اور  
 لاکھ کم زمین روانہ کی گئی ہیں اور اس وقت دیان ۵۸ برٹش  
 آفیسر اسٹیکل آفسر اور ۴۰۰ اسٹیکل سسٹم میں اور ابھی اور  
 فوج بھی روانہ کرنی کی توجہ سے اس حالت میں برٹش گورنمنٹ  
 کو کیا خطرہ ہے ملا اپنی خیر منشا سے لے لارڈ کچیر صاحب  
 لارڈ سٹائن کے ساتھ ہندوستانی میں ۲۸ لاکھ کو بیرونی بیڑی کے تمام  
 اور تمام افسر دیو بند پر آپ کے استقبال کے واسطے جمع ہو  
 گئے اسی رات لارڈ کچیر صاحب بہادر دہلی کی طرف روانہ ہوئے  
 والٹیر جو کہ دہلی پر جاوے لنگان کی تنخواہ برابر پانچ سو  
 امریکہ کے علاقہ کنیڈا سے ایک عیسائی جماعت اس  
 امر کا فیصلہ کر لیا ہے کہ اب عیسائی اور مسلمان ہیں اور  
 ان کی تلاش کے واسطے وہ جماعت اپنے ملک سے  
 نکلی وہ ایک ایسے گاؤں کے قریب پہنچے کہ وہاں سخت  
 برف پاری ہوئے والی تھی حکام نے بدین خیال کہ  
 وہ برفباری سے تباہ نہ ہو جاوے ایک دستہ فوج کا  
 ان کو واپس لانے کے واسطے روانہ کیا جیکا اون  
 متلاشیان میچ نے سخت مقابلہ کیا لیکن فوج آخر کار ان  
 کو محصور کر کے لے آئی اور فی الحال وہ زیرِ جراثیم ہیں

وہ اپنے خیال میں اسے راسخ نہیں کر چکے ہیں کہ ہم جب  
 نہا ہوں گے ضرور میچ کو تلاش کرینگے

جہنمی میں ایک ماہر خیمے تحقیق کی ہے کہ بدین لیبیان  
 جو ایک جانی کا نقاب اپنے چہرے پر ڈالتی ہیں اس کو  
 ان کی بیانی کو نقصان پہنچا ہے اور ایسی عورتوں میں  
 سے ۵۰ فیصدی کو یہ نقصان ہوتا ہے۔  
 تھہ سے آٹھ سال تک کے لڑکے پانچ ہندسون کی  
 رقم کو۔ دس سال کے لڑکے چھ ہندسون کی رقم کو اور  
 جوان آدمی سبب ہندسون کی رقم کو یاد رکھ سکتے ہیں اور  
 اس سے حافظہ کی قوت بازو کا اندازہ کیا گیا ہے  
 یادگار دربار قیصری اور انگلش میں کامیاب ہو کر  
 انکم ٹیکس کی معافی کی درخواست  
 کوادیر توجہ دلائی ہے کہ  
 جہنمی قیصری دہلی کی یادگار  
 میں گورنمنٹ ہند انکم ٹیکس معاف کر دے اب یہ دیکھنا باقی ہے  
 کہ لارڈ کورن ہبہا اس براہ راست ٹیکس کو مرنے دینا نہیں چھوڑ  
 کو گران گذرتا ہے معاف کرتے ہیں یا نہیں شاید لارڈ کورن  
 اس فکر میں ہوں گے کہ ہندوستان میں جو فوج بڑھا ہے  
 کی توجیز کی گئی ہے اس کے لئے کروپہ در کام ہے۔ اور اور  
 ایسی ہی کئی تباہ دیز کے لئے روپہ در کام ہے۔ ہر اکم ٹیکس  
 معاوضہ کیا گیا تو یہ بہت بڑا خزانہ ہند میں کس طرح پورا  
 ہوگا۔ جیسے کسی فنڈل خرچ آدمی کی قرض اور تکلیف  
 سے بچنے کے لئے اسے صرف ہی ایک مشورہ دیا جاسکتا  
 ہے کہ کفایت شعاری سے گزارہ کرو تو تم سب خرچ پور  
 کر کے پکڑیں انداز ہی کر سکتے ہو یہ مشورہ گورنمنٹ ہند  
 کے اخراجات کی بابت دیا جاسکتا ہے۔ لیکن بالقرض  
 اگر لارڈ موصوفی اس عظیم الشان یادگار تاج پوشی قیصری  
 پر انکم ٹیکس تمام موقوف نہ کر سکیں تو کم از کم ہزار روپے  
 سے کم آمدنی والوں کو اس بوجھ سے سبکدوش کر دیا جاوے  
 حضور دایر اسے اور جہنم تالاب آنا ساگر اور  
 شاہ جہان کی سنگ مرمری بارہوری اور اڑھائی دن کا تھوڑا  
 مسجد بھی دیکھئے اور اپنی تقریر میں ان سب مقامات کی مرت  
 کے متعلق فرمایا کہ ان کی مرمت جاری ہے مسجد کی مرمت  
 اشارہ کر کے کہا کہ گورنمنٹ شاہ جہان کی طرح اڑھائی دن  
 میں اس کی مرمت نہیں کر کے کہ جتنی دیر میں اس نے  
 اسے تعمیر کرایا ہے تاہم مرمت میں بھی بہت جلدی کی جائے  
 لوجوان مبارزہ صاحب سید کی رسم گدی نشینی کی تقریب پر  
 رند دیو کی تاج بالکل نہیں ہوا بہت سے دلیان پاست  
 کم درجے کے امراء اور غریب شائقین تاج کو اس کو  
 عزت پہنایا جا چکا ہے

مطبع الصدیق ناویان میں با تمام شخضین علی صابر احمد سی چپکرت شمع ہوا

وَوَصَّيْنَا عَلَىٰ رَسُولِهِ الْكَرِيمِ ۖ يَا أَيُّهَا الَّذِينَ آمَنُوا اتَّقُوا اللَّهَ ۖ  
عَلَىٰ أَذْبَارِهَا أَوْ نَلْعَمَهُمْ كَمَا لَعَنَّا أَصْحَابَ السَّبْتِ

[illegible][illegible]

